

دینی تعلیم



The e-Book of Ahlesunnat Network

مصنف

علامہ سید شاہ تراز الحق قادری

باب اول: عقائد و ایمانیات

سوال نمبر ۱۔ ایمان کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کی رسالت کا زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرنا ایمان کہلاتا ہے۔ نیز یہ بھی ضروری ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بتائی ہوئی تمام باتوں کی تصدیق کی جائے۔

سوال نمبر ۲۔ کفر کسے کہتے ہیں؟

جواب: اسلامی عقائد کے خلاف کوئی عقیدہ رکھنا، یا اسلام کی کسی مشہور و معلوم بات کا انکار کرنا یا اس میں شک کرنا جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ یا حج کو فرض نہ جاننا، یا قرآن کو اللہ تعالیٰ کا کلام نہ سمجھنا یا جنت، دوزخ، فرشتے، قیامت وغیرہ پر یقین نہ رکھنا، یا کسی نبی یا فرشتے کی توہین کرنا، یا کسی سنت کو ہلکا جاننا، یا کسی شرعی حکم کا مذاق اڑانا، یا مذاق میں کوئی کفریہ جملہ بولنا، یہ سب باتیں کفر ہیں۔

سوال نمبر ۳۔ عقیدہ توحید سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ ایک ہے، بے نیاز ہے، واجب الوجود ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ وہ سب کا خالق و مالک اور رازق ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ زندگی، موت، عزت، ذلت سب اسکے اختیار میں ہے۔ وہ جو چاہے اور جیسا چاہے کرے، اسے کوئی روک نہیں سکتا۔ وہ نہ کسی کا باپ ہے نہ کسی کا بیٹا۔ سب اسکے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں۔ وہ عالم الغیب ہے اور ہر عیب سے پاک ہے۔

سوال نمبر ۴۔ شرک کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ کے سوا کسی اور کو خدا جاننا، یا عبادت کے لائق سمجھنا شرک ہے نیز اللہ تعالیٰ کی صفات کو بعینہ کسی غیر کے لیے ماننا یعنی کسی مخلوق کی کسی صفت کو قدیم اور مستقل بالذات ماننا شرک ہے۔

سوال نمبر ۵۔ قرآن کریم میں رب تعالیٰ کی بعض صفات بندوں کے لیے بیان ہوئی ہیں، ایسی چند صفات کا حوالہ دیجیے۔

جواب: سورۃ الدھر آیت ۲ میں انسان کو ”سمیع و بصیر“ کہا گیا، سورۃ البقرہ آیت ۱۴۳ میں حضور اکرم ﷺ کو ”شہید“ اور سورۃ التوبہ آیت ۱۲۸ میں ”رؤف و رحیم“ فرمایا گیا، سورۃ التحریم آیت ۴ میں فرشتوں اور صالح مومنوں کا مددگار ہونا بیان فرمایا۔ اسی طرح حیات، علم، کلام، مدد، ارادہ وغیرہ متعدد صفات بندوں کے لیے بیان ہوئی ہیں۔

سوال نمبر ۶۔ اللہ تعالیٰ کی ان صفات کا بندوں کے لیے ماننا شرک کیوں نہیں؟

جواب: کیونکہ اللہ تعالیٰ کی یہ صفات کسی کی دی ہوئی نہیں بلکہ خود سے ہیں یعنی ذاتی ہیں نیز ازلی، ابدی، لامحدود اور شانِ خالقیت کے لائق ہیں جبکہ مخلوق کو یہ صفات اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں نیز یہ صفات حادث، عارضی، محدود اور شانِ مخلوقیت کے لائق ہیں۔

سوال نمبر ۷۔ آیت الکرسی میں جو اللہ تعالیٰ کی صفات بیان ہوئیں، وہ بتائیں؟

جواب: ارشاد ہوا، ”اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ آپ زندہ اور اوروں کا قائم رکھنے والا ہے، اسے نہ اولگھ آئے نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں، وہ کون ہے جو اس کے ہاں سفارش کرے بے اس کے حکم کے، جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے، اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان اور زمین، اور اسے بھاری نہیں انکی نگہبانی، اور وہی ہے بلند بڑائی والا۔“

(البقرہ: ۲۵۵، کنز الایمان)

سوال نمبر ۸۔ سورۃ الاخلاص کا ترجمہ بیان کیجیے؟

جواب: ارشاد باری تعالیٰ ہوا، ”تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اسکی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔“

(کنز الایمان از محمد دین و ملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

سوال (۹)۔ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے مگر کوئی ”محال“ اللہ تعالیٰ کی قدرت میں داخل نہیں، وضاحت کریں؟

جواب: محال اسے کہتے ہیں جو موجود نہ ہو سکے۔ مثلاً دوسرا خدا ہونا محال یعنی ناممکن ہے تو اگر یہ زیر قدرت ہو تو موجود ہو سکے گا اور محال نہ رہے گا جبکہ اس کو محال نہ ماننا وحدانیت الہی کا انکار ہے، اسی طرح اللہ عز و جل کا فنا ہونا محال ہے اگر فنا ہونے پر قدرت مان لی جائے تو یہ ممکن ہوگا اور جس کا فنا ہونا ممکن ہو وہ خدا نہیں ہو سکتا، پس ثابت ہوا کہ محال و ناممکن پر اللہ تعالیٰ کی قدرت ماننا اللہ تعالیٰ ہی کا انکار کرنا ہے۔

سوال (۱۰)۔ اچھائی اور برائی کی نسبت کس کی طرف کرنی چاہیے؟

جواب: برے کام کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرنا بے ادبی ہے اس لیے حکم ہوا، ”تجھے جو بھلائی پہنچے اللہ کی طرف سے ہے اور جو برائی پہنچے وہ تیری اپنی طرف سے ہے۔“

النساء: ۷۹) پس برا کام کر کے تقدیر یا اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا بہت بری بات ہے اس لیے اچھے کام کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی طرف منسوب کرنا چاہیے اور برے کام کو شامت نفس سمجھنا چاہیے۔

سوال (۱۱)۔ اللہ تعالیٰ کے رازق ہونے پر قرآن و حدیث سے دلائل دیجیے؟

جواب: بیشک اللہ تعالیٰ ہر مخلوق کو رزق دیتا ہے حتیٰ کہ کسی کو نے میں جالابنا کر بیٹھی ہوئی مکڑی کے رزق کو پر لگا کر اڑاتا ہے اور اس کے پاس پہنچا دیتا ہے۔ حدیث میں ہے، ”بیشک بندے کا رزق اس کو ایسے تلاش کرتا ہے جیسے اسے موت ڈھونڈتی ہے“ یعنی جب موت کا بروقت آنا یقینی ہے تو رزق کا ملنا بھی یقینی ہے۔ قرآن میں ہے، اللہ تعالیٰ جس کا رزق چاہے وسیع فرماتا ہے اور جس کا رزق چاہے تنگ کر دیتا ہے۔

سوال (۱۲)۔ رب تعالیٰ جسم سے پاک ہے۔ قرآن و حدیث میں جہاں ید، وجہ وغیرہ الفاظ آئے، ان کا کیا مفہوم ہے؟

جواب: ایسے الفاظ جو بظاہر جسم پر دلالت کرتے ہیں جیسے ید، وجہ، استواء وغیرہ، ان کے ظاہری معنی لینا گمراہی و بد مذہبی ہے۔ ایسے متشابہ الفاظ کی تاویل کی جاتی ہے کیونکہ ان کا ظاہری معنی رب تعالیٰ کے حق میں محال ہے۔ مثال کے طور پر ید کی تاویل قدرت سے، وجہ کی ذات سے اور استواء کی غلبہ و توجہ سے کی جاتی ہے بلکہ احتیاط یہ ہے کہ ہمارا عقیدہ یہ ہونا چاہیے کہ ید حق ہے، استواء حق ہے مگر اس کا ید مخلوق کا سا ید نہیں اور اس کا استواء مخلوق کا سا استواء نہیں۔

سوال (۱۳)۔ عقیدہ تقدیر کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے اپنے ازلی علم غیب کے مطابق، جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا اس نے لکھ لیا۔ یوں سمجھ لیجیے کہ جیسا ہم اپنے ارادے اور اختیار سے کرنے والے تھے ویسا اس نے لکھ دیا یعنی اس کے لکھ دینے نے کسی کو مجبور نہیں کر دیا ورنہ جزا و سزا کا فلسفہ بے معنی ہو کر رہ جاتا، یہی عقیدہ تقدیر ہے۔

سوال (۱۴)۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، ”میں مردے زندہ کرتا ہوں باذن اللہ“۔ اس آیت سے کیا نتیجہ اخذ ہوتا ہے؟

جواب: اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے اختیار سے اسکے محبوب بندے مردے زندہ کر سکتے ہیں۔ اس لیے محبوبان خدا کی طاقت و قدرت ماننا شرک نہیں بلکہ عین توحید ہے۔

سوال (۱۵)۔ استعانت کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: استعانت کی دو قسمیں ہیں۔ حقیقی اور مجازی۔

سوال (۱۶)۔ استعانت حقیقی کی وضاحت کریں۔

جواب: استعانت حقیقی یہ ہے کہ کسی کو قادر بالذات، مالک مستقل اور حقیقی مددگار سمجھ کر اس سے مدد مانگی جائے یعنی اس کے بارے میں یہ عقیدہ ہو کہ وہ عطاء الہی کے بغیر خود اپنی ذات سے مدد کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ غیر خدا کے لیے ایسا عقیدہ رکھنا شرک ہے اور کوئی مسلمان بھی انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء عظام کے بارے میں ایسا عقیدہ نہیں رکھتا۔

سوال (۱۷)۔ استعانت مجازی کی وضاحت کریں۔

جواب: استعانت مجازی یہ ہے کہ کسی مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی مدد کا مظہر، حصول فیض کا ذریعہ اور قضائے حاجات کا وسیلہ جان کر اس سے مدد مانگی جائے اور یہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔

سوال (۱۸)۔ محبوبان خدا سے مدد مانگنا جائز ہے۔ قرآن سے دلائل دیجیے۔

جواب: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی کو مددگار بنانے کی دعا کی جو قبول ہوئی۔ (سورۃ طہ: ۳۶) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حواریوں سے مدد مانگی۔ (آل عمران: ۵۲) نیک کاموں میں مسلمانوں کو مددگار بننے کا حکم دیا گیا۔ (المائدہ: ۲) ایمان والوں کو صبر اور نماز سے مدد مانگنے کا حکم دیا گیا۔ (البقرہ: ۱۵۳)

سوال (۱۹)۔ صالحین اور فرشتوں کے مددگار ہونے پر آیت بتائیے؟

جواب: فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ ○ بیشک اللہ تعالیٰ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے، اور اس کے بعد فرشتے مددگار ہیں۔ (التحریم: ۴)

سوال (۲۰)۔ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے مددگار ہونے پر آیت بتائیے؟

جواب: ”بیشک تمہارے مددگار تو صرف اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اور ایمان والے ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے ہوئے ہیں“۔ (المائدہ: ۵۵)

سوال (۲۱)۔ کیا عید میلاد النبی ﷺ اور اولیاء کا عرس منانا شرک ہے؟

جواب: ہرگز نہیں کیونکہ عید میلاد حضور ﷺ کی پیدائش کی خوشی میں منائی جاتی ہے جبکہ رب تعالیٰ پیدا ہونے سے پاک ہے۔ اسی طرح بزرگان دین کے وصال کے دن کو

عرس منایا جاتا ہے جبکہ رب تعالیٰ فوت ہونے سے پاک ہے۔ گویا عید میلاد اور عرس منانے سے شرک کی نفی ہوتی ہے۔ اسے شرک کہنا جہالت و حماقت ہے۔

سوال (۲۲)۔ نبی کسے کہتے ہیں؟

جواب: نبی اُس اعلیٰ و ارفع شان والے بشر کو کہتے ہیں جس پر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی ہو اور اس کی تائید معجزات سے فرمائی ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کا محبوب و مقرب بندہ ہوتا ہے۔

سوال (۲۳)۔ ہر نبی پیدا کئی نبی ہوتا ہے، دلیل دیجیے؟

جواب: ہر نبی پیدا کئی نبی ہوتا ہے البتہ نبوت کا اعلان وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کرتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے چند یوم کی عمر میں ارشاد فرمایا، ”میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے نبی بنایا۔“ (مریم: ۳۰)

سوال (۲۴)۔ ”عقیدہ عصمتِ انبیاء“ سے کیا مراد ہے؟

جواب: تمام انبیاء کرام گناہوں اور خطاؤں سے معصوم ہوتے ہیں۔ عصمتِ انبیاء کے معنی یہ ہیں کہ انبیاء کرام کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت کا وعدہ ہے اس لیے ان سے گناہ ہونا شرعاً ناممکن ہے۔

سوال (۲۵)۔ انبیاء برکتوں والے ہوتے ہیں، قرآن سے دلیل دیجیے؟

جواب: انبیاء کرام علیہم السلام برکت و رحمت والے ہوتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ارشاد ہے، ”اور اس نے (یعنی رب تعالیٰ نے) مجھے بابرکت کیا، میں کہیں بھی ہوں۔“

(مریم: ۳۱) حضرت موسیٰ و ہارون علیہ السلام کے تبرکات والے صندوق کی برکت سے بنی اسرائیل کو کافروں پر فتح ملتی اور انکی حاجتیں پوری ہوتیں۔ (سورۃ البقرۃ: ۲۴۸)

سوال (۲۶)۔ انبیاء کرام کو اپنی مثل بشر سمجھنا قرآن کریم نے کن لوگوں کا طریقہ بتایا؟

(ج) انبیاء کرام کو اپنی مثل بشر سمجھنا گمراہی ہے قرآن حکیم نے کافروں کا طریقہ بیان کیا ہے کہ وہ نبیوں کو محض اپنی ہی مثل بشر کہتے تھے۔ (المومنون: ۲۴، ۲۳؛ یس: ۱۵)

س (۲۷)۔ انبیاء کرام کی سماعت و بصارت عام انسانوں جیسی نہیں ہوتی، قرآن سے دلیل دیجیے؟

(ج) قرآن کریم میں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کئی میل دور سے چیونٹی کی بات سن لی جب اس نے دوسری چیونٹیوں سے کہا کہ اپنے گھروں میں چلی جاؤ، کہیں تمہیں سلیمان اور انکے لشکر بے خبری میں کچل نہ ڈالیں، تو حضرت سلیمان علیہ السلام انکی بات سن کر مسکرا دیے۔ (النمل: ۱۹) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرش سے عرش تک

ساری کائنات دیکھ لی۔ (الانعام: ۷۵)

س (۲۸)۔ انبیاء کرام کی قدرت و طاقت عام انسانوں جیسی نہیں ہوتی، قرآن سے دلیل دیجیے؟

(ج) حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں، ”میں تمہارے لیے مٹی سے پرند کی سی صورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے اور

میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے، اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کر کے

رکھتے ہو۔“ (آل عمران: ۴۹، کنز الایمان)

سوال (۲۹)۔ حیاتِ انبیاء کرام کے متعلق اہلسنت کا عقیدہ بیان کیجیے؟

(ج) انبیاء کرام اپنی اپنی قبروں میں اسی طرح حقیقی طور پر زندہ ہیں جیسے دنیا میں تھے۔ وہ کھاتے پیتے ہیں، جہاں چاہتے ہیں آتے جاتے ہیں اور تصرف فرماتے ہیں۔ اللہ

تعالیٰ کے فرمان کے مطابق ان پر ایک آن کے لیے موت طاری ہوئی اور پھر وہ زندہ کر دیے گئے۔

سوال (۳۰)۔ عقیدہ حیاتِ انبیاء پر قرآن سے دلیل دیجیے۔

(ج) ”اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ خیال نہ کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں اور روزی پاتے ہیں“ (آل عمران: ۱۶۹) اس بارے میں کسی کو

اختلاف نہیں کہ انبیاء کرام تمام لوگوں سے افضل ہیں۔ پس جب شہید زندہ ہیں تو انبیاء کرام یقیناً زندہ ہیں۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں، تمام انبیاء کرام نبوت کے ساتھ وصفِ

شہادت کے بھی جامع ہیں۔ (انباء الاذکیاء)

سوال (۳۱)۔ مخلوق میں سب سے افضل لوگ کون ہیں اور سب سے افضل ہستی کون ہے؟

(ج) تمام مخلوق میں انبیاء کرام علیہم السلام افضل ہیں اور سارے انبیاء و رسل میں ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد ﷺ سب سے افضل ہیں۔

سوال (۳۲)۔ حضور ﷺ نے ”إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ“ کن لوگوں سے فرمایا تھا؟

(ج) آپ نے یہ بات ان کافروں سے فرمائی تھی جو کہتے تھے کہ ہمارے دل غلاف میں ہیں اُس بات سے جس کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو اور ہمارے کانوں میں روئی ہے

اور ہمارے اور تمہارے درمیان پردہ ہے۔ (سورۃ حم السجدۃ: ۵)

سوال (۳۳)۔ حضور ﷺ نے ”إِيَّكُمْ مِثْلِي“ کن لوگوں سے فرمایا تھا؟

(ج) حضور ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا تھا، اَبْکُمْ مِثْلِي۔ ”تم میں کون میری مثل ہے؟ بیشک میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ یہ رب مجھے کھانا پہنچاتا ہے۔“ (بخاری، مسلم)

سوال (۳۴)۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کا نور کب تخلیق فرمایا؟ حدیث بتائیں۔

(ج) حضور ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے کائنات کی تخلیق سے قبل تمہارے نبی کے نور کو اپنے نور کے فیض سے پیدا فرمایا۔ (مصنف عبدالرزاق، مواہب الدنیہ)

سوال (۳۵)۔ حضور ﷺ مصب نبوت پر کب فائز ہوئے؟ حدیث شریف بیان کریں۔

(ج) حضور ﷺ نے فرمایا، ”میں اسوقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔“ (ترمذی)

سوال (۳۶)۔ حضور ﷺ کی تعظیم و توقیر کا حکم قرآن کریم کی کس آیت میں ہے؟

(ج) ”اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔“ (الفتح: ۹، کنز الایمان)

سوال (۳۷)۔ اس آیت کریمہ سے کیا عقیدہ ثابت ہوتا ہے؟

(ج) اس آیت میں سب میں پہلے ایمان کا ذکر ہے پھر حبیب ﷺ کی تعظیم و توقیر کا اور پھر عبادات کا، معلوم ہوا کہ ایمان کے بغیر تعظیم کا فائدہ نہیں، اور جب تک نبی کریم ﷺ کی سچی تعظیم نہ ہو، ساری عبادات بیکار ہیں۔

سوال (۳۸)۔ صحابہ کرام حضور ﷺ کی تعظیم کس طرح کرتے تھے؟ حدیث بتائیں۔

(ج) صحابہ کرام آپ کے تھوک مبارک، بال مبارک اور وضو کا مستعمل پانی زمین پر نہ گرنے دیتے، لعاب دہن اور اعضائے وضو کا دھوون اپنے چہروں پر مل لیتے اور بال مبارک حصول برکت کے لیے محفوظ کر لیتے۔ (بخاری، مسلم)

س (۳۹)۔ ”اے ایمان والو! راعنا نہ کہو بلکہ نظر نہ کیا کرو“ اس آیت سے کیا عقیدہ واضح ہوتا ہے؟

(ج) ایسا ذو معنی لفظ کہنا بھی گستاخی اور توہین ہے جس کا ایک مفہوم گستاخی کا ہوا اور خواہ وہ لفظ توہین کی نیت سے نہ کہا جائے۔ اس لیے ایمان والوں کے لیے راعنا کہنا حرام ہو گیا اگرچہ وہ بری نیت سے نہیں کہتے تھے۔

سوال (۴۰)۔ حضور ﷺ کی محبت ہر شے سے زائد ہونا فرض ہے۔ آیت کا ترجمہ بتائیں۔

(ج) رب تعالیٰ فرماتا ہے، ”اے نبی ﷺ! تم فرما دو کہ اے لوگو! اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہارا کنبہ، تمہاری کمائی کے مال اور وہ تجارت جس کے نقصان کا تمہیں اندیشہ ہے اور تمہاری پسند کے مکان، ان میں کوئی چیز بھی اگر تم کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور اس کی راہ میں کوشش کرنے سے زیادہ محبوب ہے تو انتظار رکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا عذاب اتارے اور اللہ بے حکموں کو راہ نہیں دیتا۔“ (التوبہ: ۲۴)

سوال (۴۱)۔ حضور ﷺ کی محبت ہر شے سے زائد ہونا فرض ہے۔ حدیث شریف بتائیں؟

(ج) ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ فرماتے ہیں، ”تم میں سے کوئی مومن نہ ہوگا جب تک میں اُسے اُس کے ماں باپ، اولاد اور سب انسانوں سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں۔“ (بخاری، مسلم)

سوال (۴۲)۔ نبی کی زندگی بعد وصال شہداء کی زندگی سے افضل ہے، دلیل دیجئے۔

(ج) انبیاء کرام علیہم السلام دیگر تمام مخلوق سے افضل ہیں لہذا ان کی زندگی شہداء کی زندگی سے یقیناً بہت اعلیٰ و ارفع ہے۔ شہید کا ترکہ تقسیم ہوتا ہے اور اس کی بیوی عدت کے بعد نکاح کر سکتی ہے جبکہ انبیاء کرام کے متعلق یہ دونوں باتیں جائز نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے، ”انکے بعد انکی بیویوں سے نکاح نہ کرو۔“ (الاحزاب: ۱۵۳)

سوال (۴۳)۔ حضور ﷺ وصال کے بعد بھی ہمارے درود سنتے ہیں۔ دو حدیثیں سنائیں؟

(ج) حضور ﷺ نے فرمایا، جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ درود پڑھا کرو کیونکہ اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ کوئی بندہ جہاں بھی درود پڑھتا ہے اس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے۔ صحابہ نے عرض کی، کیا آپ کے وصال کے بعد بھی؟ فرمایا، ہاں میرے وصال کے بعد بھی کیونکہ بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کرام کے جسموں کو کھائے۔ (ابن ماجہ، طبرانی، جلاء الافہام ص ۶۳) ایک اور ارشاد مبارک ہے کہ ”اہل محبت کا درود میں خود سنتا ہوں اور انہیں پہنچاتا بھی ہوں۔“ (دلائل الخیرات)

سوال (۴۴)۔ حضور ﷺ وصال کے بعد بھی ہمارے سلام سنتے ہیں۔ حدیث بتائیں؟

(ج) ارشاد گرامی ہے، ”جب کوئی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح مجھ پر لوٹا دیتا ہے (یعنی میری روح کی توجہ سلام بھیجنے والے کی طرف ہو جاتی ہے) یہاں تک کہ میں اس کو اسکے سلام کا جواب دیتا ہوں۔“ (مسند احمد، ابوداؤد، بیہقی)

سوال (۴۵)۔ حضور ﷺ کے ”علم غیب“ کے متعلق اہلسنت کا عقیدہ بیان کریں۔

(ج) تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے علم غیب عطا فرمایا اور اپنے حبیب کریم ﷺ کو ”علم ما کان و ما یَکُون“ یعنی کائنات میں جو کچھ ہو چکا اور جو آئندہ ہوگا، ان سب

کا علم عطا فرمایا۔ یہ علم اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہے اس لیے یہ علم غیب عطا کی ہوا اور اللہ تعالیٰ کا علم چونکہ کسی کا عطا کردہ نہیں بلکہ اُسے خود سے حاصل ہے اس لیے اس کا علم غیب عطا ہوا۔ لہذا انبیاء کرام کے لیے عطا کی علم غیب ماننا شرک نہیں ہے۔

سوال (۴۶)۔ علم غیب عطا کی پر قرآن سے دلیل دیجیے؟

(ج) ارشاد باری تعالیٰ ہے، ”اللہ تعالیٰ یوں نہیں کہ تم لوگوں کو غیب پر مطلع کر دے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے۔“ (آل عمران: ۱۷۹) دوسری جگہ فرمایا، ”(اے حبیب) تم کو سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔“ (النساء: ۱۱۳)

ارشاد باری تعالیٰ ہے، ”یہ غیب کی خبریں ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں۔“ (ہود: ۴۹)

سوال (۴۷)۔ جن آیات میں علم غیب کی نفی ہے ان کا مطلب کیا ہے؟

(ج) جن قرآنی آیات میں علم غیب کی نفی کی گئی ہے ان سے مراد اُس علم کی نفی ہے جو ذاتی ہو یعنی بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے ہو۔ پس اللہ تعالیٰ کے بتائے بغیر کوئی غیب نہیں جانتا۔

سوال (۴۸)۔ ”نبی“ کا ترجمہ کیا ہے؟

(ج) نبی کا ترجمہ ہے، ”غیب کی خبریں دینے والا“۔ غور کریں کہ جنت دوزخ ثواب عذاب فرشتے اور قیامت وغیرہ سب غیب ہی تو ہیں اور انبیاء کرام غیب ہی کی خبریں دینے کے لیے آتے ہیں۔

سوال (۴۹)۔ حضور ﷺ کے علم غیب کی وسعت پر احادیث بیان کیجیے۔

(ج) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ایک دن کائنات کی تخلیق سے تمام احوال بیان کرنا شروع کیے یہاں تک کہ جنت میں اور جہنم میں جانے تک کے تمام واقعات بیان فرمادیے۔ (بخاری) ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے ایک طویل خطبہ دیا اور اس میں ماضی و مستقبل کی تمام خبریں بیان فرمادیں۔ (مسلم) ایک موقع پر صحابہ سے فرمایا، تم مجھ سے جو چاہو پوچھو میں تمہیں جواب دوں گا۔ (بخاری)

سوال (۵۰)۔ عقیدہ ”حاضر و ناظر“ کا مفہوم بیان کیجیے؟

(ج) اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ جس طرح روح اپنے بدن کے ہر جزو میں موجود ہوتی ہے اسی طرح روح مصطفیٰ ﷺ کی حقیقت کائنات کے ہر ذرے میں جاری و ساری ہے جس کی بناء پر جان کائنات ﷺ روضہ اقدس سے تمام کائنات کو اپنی ہتھیلی کی طرح ملاحظہ فرماتے ہیں، دور و نزدیک کی آوازیں یکساں سنتے ہیں اور اپنی روحانیت اور نورانیت کے ساتھ بیک وقت متعدد مقامات پر تشریف فرما ہو سکتے ہیں۔

سوال (۵۱)۔ حضور ﷺ کی صفت ”شاہد“ کے معنی کیا ہیں؟

(ج) اسکے معنی ہیں ”حاضر و ناظر“۔ مفسرین فرماتے ہیں کہ شاہد ا کا معنی یہ ہے کہ حضور ﷺ اپنی امت کے افعال کا مشاہدہ فرماتے ہیں۔ (تفسیر کبیر)

سوال (۵۲)۔ اس عقیدے پر آیات بیان کریں؟

(ج) فرمان الہی ہے، ”یہ نبی مسلمانوں کی جانوں سے زیادہ ان کے قریب ہے۔“ (الاحزاب: ۶)

یہ بھی ارشاد ہوا، ”اے غیب بتانے والے! بیشک ہم نے آپ کو بھیجا حاضر و ناظر۔“ (الاحزاب: ۴۵)

سوال (۵۳)۔ وَيَكُونُ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيداً کا ترجمہ و تفسیر بیان کیجیے؟

(ج) ”اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ۔“ (کنز الایمان)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں، ”کیونکہ آپ اپنے نور نبوت سے ہر دیندار کے درجے کو جانتے ہیں۔ پس حضور ﷺ تمہارے گناہوں، تمہارے ایمان کے درجات، تمہارے نیک و بد اعمال اور تمہارے اخلاص و نفاق کو جانتے ہیں۔“ (تفسیر عزیزی)

سوال (۵۴)۔ عقیدہ حاضر و ناظر پر احادیث بیان کریں؟

(ج) آپ ﷺ کا فرمان عالیشان ہے، ”اللہ تعالیٰ نے میرے لیے دنیا کو ظاہر فرمایا پس میں دنیا کو اور جو کچھ دنیا میں قیامت تک ہونے والا ہے، سب کچھ اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے میں اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔“ (طبرانی) ایک اور ارشاد ہے، ”بیشک میں تمہارا پیش رو اور تم پر گواہ ہوں اور خدا کی قسم! میں اپنے حوض کوثر کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں۔“ (بخاری)

نبی کریم ﷺ کا دلوں کی کیفیات سے آگاہ ہونا اس حدیث صحیح سے بھی ثابت ہے۔ ارشاد ہوا، ”خدا کی قسم! مجھ پر نہ تمہارا رکوع پوشیدہ ہے اور نہ خشوع (جو کہ دل کی ایک کیفیت ہے) اور بیشک میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔“ (بخاری)

سوال (۵۵)۔ عقیدہ حاضر و ناظر پر تین محدثین کے اقوال مع حوالہ کتب بتائیں۔

(ج) امام قسطلانی فرماتے ہیں، ”حضور ﷺ اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں، انکی حالتوں، نیتوں، ارادوں اور دل کی باتوں کو بھی جانتے ہیں“۔ (رواہ ابوداؤد)۔ (الحاوی فرماتے ہیں، ”حضور ﷺ ہماری آنکھوں سے اس طرح پوشیدہ ہیں جیسے فرشتے اپنے اجسام کے ساتھ زندہ ہونے کے باوجود ہماری آنکھوں سے پوشیدہ ہیں“۔ (الحاوی للفتاویٰ) شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں، ”حضور ﷺ اپنی امت کے احوال پر حاضر و ناظر ہیں“۔ (سلوک اقرب السبل)

س (۵۶)۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کو جو قدرت و اختیار عطا کرتا ہے اس پر حدیث بتائیے۔

(ج) حدیث قدسی ہے کہ رب تعالیٰ نے فرمایا، ”میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہوں تو میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھیں ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اور اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں اس کو عطا کرتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ مانگے تو اس کو پناہ دیتا ہوں“۔ (بخاری)

س (۵۷)۔ اس حدیث کی رو سے ثابت کیجیے کہ اولیاء اللہ کے لیے دور و نزدیک برابر ہوتے ہیں۔

(ج) امام رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں کہ جب اللہ کا نور جلال بندے کی سماعت ہو جاتا ہے تو وہ بندہ دور و نزدیک کی آوازوں کو یکساں سن سکتا ہے اور جب یہ نور بندے کی بصارت ہو جاتا ہے تو وہ دور و نزدیک کی چیزوں کو یکساں دیکھ سکتا ہے اور جب یہی نور بندے کا ہاتھ ہو جائے تو وہ دور و نزدیک کی چیزوں میں تصرف کرنے پر قادر ہو جاتا ہے۔

سوال (۵۸)۔ قرآن سے ثابت کیجیے کہ اولیاء اللہ کے لیے دور و نزدیک برابر ہوتے ہیں۔

(ج) حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے درباریوں سے کہا، کون ہے جو تحت بلقیس کو یمن سے بیت المقدس لے آئے؟ تو اللہ تعالیٰ کے ایک ولی نے پلک جھپکنے سے پہلے اس تخت کو وہاں حاضر کر دیا۔ سورۃ النمل کی آیت ۴۰ میں یہ بات مذکور ہے۔

سوال (۵۹)۔ نبی کریم ﷺ نے ”یا رسول اللہ“ ﷺ پکارنے کی تعلیم دی، دلیل دیجیے۔

(ج) رسول معظم ﷺ نے ایک نابینا صحابی کو قضائے حاجات کے لیے یہ دعا تعلیم فرمائی۔ (ترجمہ) ”اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں تیرے نبی حضرت محمد ﷺ کے وسیلے سے جو کہ نبی رحمت ہیں۔ یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ کے وسیلے سے اپنے رب کے دربار میں اس لیے متوجہ ہوا ہوں تاکہ میری یہ حاجت پوری ہو جائے۔ یا اللہ! حضور ﷺ کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما“۔ (حاکم، ترمذی، ابن ماجہ، نسائی، بیہقی، طبرانی)

سوال (۶۰)۔ حضور ﷺ کو حرف نداء سے پکارنا صحابہ کی سنت ہے، دلائل دیجیے۔

(ج) نبی کریم ﷺ کو حرف ”یا“ کے ساتھ ندا کرنا صحابہ کرام کی سنت ہے۔ امام بخاری نے ادب المفرد میں روایت کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا پاؤں سو گیا، کسی نے کہا، انہیں یاد کرو جو تمہیں سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ آپ نے بلند آواز سے فرمایا، یا محمد ﷺ! تو آپ کا پاؤں فوراً صحیح ہو گیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ صحابہ کرام کے ہمراہ جب میلہ کذاب کے لشکر سے برسر پیکار تھے اس وقت سب کی زبان پر یہ ندا تھی، یا محمد! (یا رسول اللہ ﷺ! مدد فرمائیے) پھر مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ (ابن اثیر، طبری، تاریخ ابن کثیر)

سوال (۶۱)۔ حضور ﷺ کو حرف نداء سے پکارنا شرک نہیں ہے۔ دلیل دیجیے۔

(ج) تمام مسلمان روضہ نبوی پر حاضر ہو کر ”یا رسول اللہ ﷺ“ پکارتے ہیں۔ جو کام مدینہ منورہ میں شرک نہیں وہ یہاں کیونکر شرک ہوگا؟ دوسری بات یہ ہے کہ آقا و مولیٰ ﷺ کو حرف ندا ”یا“ کے ساتھ مخاطب کر کے سلام عرض کرنا یعنی السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ کہنا جب نماز میں واجب ہے تو نماز کے باہر شرک کیسے ہو سکتا ہے؟

(۶۲)۔ وسیلہ جائز ہے، قرآن سے دلیل دیجیے۔

(ج) ارشاد باری تعالیٰ ہے، ”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو“۔ (المائدہ: ۳۵، کنز الایمان) ایک اور ارشاد قرآنی ہے، ”اور اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلے سے کافروں پر فتح مانگتے تھے“۔ (البقرہ: ۸۹)

س (۶۳)۔ صحابہ کرام مشکل میں حضور ﷺ کا وسیلہ اختیار کرتے تھے، احادیث بیان کیجیے۔

(ج) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بارش کے لیے حضور ﷺ کے چچا کے وسیلے سے دعا کی۔ (بخاری) ایک صحابی نے حضور ﷺ سے چادر مانگی تاکہ وہ انکا کفن بنے۔ (بخاری) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا آپ کا جبہ مبارک دھو کر مریضوں کو پلاتیں تو وہ شفا پاتے۔ (مسلم) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بتانے پر صحابہ کرام نے آپ کے روضہ اقدس کے وسیلے سے بارش مانگی۔ (مشکوٰۃ)

س (۶۴)۔ کسی مقرب بندے سے نسبت والی جگہ یا شے کو وسیلہ بنانے پر قرآنی حوالے دیجیے۔

(ج) حضرت زکریا علیہ السلام نے حضرت مریم کے پاس اولاد کے لیے دعا کی۔ (آل عمران: ۳۸) حضرت یوسف کی قمیض سے ان کے والد کو بینائی حاصل ہوئی۔ (یوسف: ۹۲) انبیاء کے تمکرات والے تابوت سے بنی اسرائیل کی مشکلیں آسان ہوتی تھیں۔ (البقرہ: ۲۴۸)

سوال (۶۵)۔ حضور ﷺ کو مختار کھل کہا جاتا ہے، احادیث سے دلیل دیجیے۔

(ج) اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتیں تقسیم فرمانے کا اختیار اپنے حبیب ﷺ کو عطا فرمایا۔ آپ کا فرمانِ عالیشان ہے، اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ ”وَاللّٰهُ يُعْطٰی“ ”بیشک میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرمانے والا ہے۔“ (بخاری کتاب العلم) آپ سے سوال کیا گیا، کیا حج ہر سال فرض ہے؟ فرمایا، ”نہیں۔ اور اگر میں ہاں کہہ دوں تو حج ہر سال فرض ہو جائے۔“ (مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

سوال (۶۶)۔ کیا نبی کریم ﷺ کو کسی چیز کو حلال یا حرام کرنے کا اختیار حاصل تھا؟

(ج) جی ہاں۔ رب تعالیٰ کا فرمان ہے، ”نبی کریم ﷺ ان لوگوں کے لیے پاک چیزیں حلال اور ناپاک چیزیں حرام کرتے ہیں۔“ (الاعراف: ۱۵۷)

سوال (۶۷)۔ صحابہ کرام مشکل کے وقت بارگاہِ نبوی میں فریاد کرتے اور آپ مشکل کشائی فرماتے، احادیث بتائیے۔

(ج) حدیبیہ کے دن صحابہ نے پانی کے لیے فریاد کی تو آپ کی مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہو گئے۔ (بخاری، مسلم) ایک صحابی نے قحط پڑنے پر فریاد کی تو آپ کی دعا سے بارش ہوئی۔ (بخاری) آپ نے ستر اصحاب صفہ کو ایک پیالہ دودھ سے سیر کر دیا۔ (بخاری) حضرت جابر کے گھربانڈی میں لعابِ دہن ڈال کر ایک ہزار صحابہ کو شکم سیر فرما دیا۔ (بخاری)

سوال (۶۸)۔ صحابہ کرام حضور اکرم ﷺ سے وہ نعمتیں بھی مانگتے جو عام مخلوق سے نہیں مانگ سکتے۔ احادیث بتائیے۔

(ج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حافظہ مانگا جو عطا فرمایا۔ (بخاری) حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ نے جنت مانگی، آپ ﷺ نے عطا فرمائی۔ (مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ) سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی ٹوٹی ہوئی پنڈلی کو جوڑ دیا۔ (بخاری) ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے بارش کی کثرت کی وجہ سے فریاد کی تو آپ ﷺ کے اشارے سے بادل چھٹ گئے۔ (بخاری)

س (۶۹)۔ حضور ﷺ نے وصال کے بعد صحابہ کی پکار پر جواب دیا ہے، دلیل دیجیے۔

(ج) ایک اعرابی نے روضہ رسول ﷺ پر حاضر ہو کر مغفرت مانگی۔ روضہ مبارک سے آواز آئی، ”تجھے بخش دیا گیا۔“ (تفسیر قرطبی، تفسیر مدارک، جذب القلوب) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات سے قبل وصیت فرمائی کہ میرے جنازے کو روضہ نبوی پر لے جا کر دفن کی اجازت طلب کرنا، صحابہ کرام نے ایسا ہی کیا تو روضہ اقدس سے آواز آئی، حبیب کو حبیب کے پاس لے آؤ۔ (تفسیر کبیر ج ۵ ص ۴۷۵)

سوال (۷۰)۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے، ”اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔“ (الانبیاء) حضور ﷺ کے رحمتِ عالم ہونے کے کیا تقاضے ہیں؟

(ج) آقا و مولیٰ ﷺ ہر وقت اور ہر لمحہ کائنات کے لیے رحمت ہیں اور رحمت ہونے کے لیے ضروری ہے کہ حضور ﷺ تمام جہان والوں کے احوال سے آگاہ ہوں یعنی حاضر و ناظر ہوں، ان کی پکار کو سنتے ہوں اور انکی مشکل کشائی اور حاجت روائی پر قدرت و اختیار رکھتے ہوں۔

سوال (۷۱)۔ خاتم النبیین کے کیا معنی ہیں؟ وضاحت کیجیے۔

(ج) اسکے معنی ہیں ”سب نبیوں سے پچھلے نبی یعنی آخری نبی۔“ جو حضور ﷺ کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے وہ کافر ہے۔

سوال (۷۲)۔ شفاعت کے متعلق مسلمانوں کا کیا عقیدہ ہے؟

(ج) حضور ﷺ شافعِ محشر ہیں۔ آپ کی شفاعت سے اہل محشر کو حساب کتاب کے انتظار سے نجات ملے گی، بہت سے بلا حساب جنت میں جائیں گے، کئی کے درجات بلند ہو گئے، بہت سے جہنم میں جانے سے بچ جائیں گے، بہت سے جہنم سے نکال لیے جائیں گے۔ آپ کے بعد انبیاء کرام پھر اولیاء عظام، شہداء، علماء حق، حفاظ وغیرہ اپنے متعلقین کی شفاعت کریں گے۔

سوال (۷۳)۔ معجزہ اور کرامت میں کیا فرق ہے؟

(ج) وہ بلند کام جو انسانی عادت کے خلاف ہو اور نبی و رسول سے صادر ہو، اسے معجزہ کہتے ہیں جیسے چاند کے دو ٹکڑے کرنا، ڈوبنا سورج پلٹنا دینا، انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری کر دینا وغیرہ۔ اگر ایسا بلند کام اللہ تعالیٰ کے ولی سے صادر ہو تو اسے کرامت کہتے ہیں جیسے آصف بن برخیا کا پلک جھپکتے میں تختِ بلقیس لے آنا، سرکارِ غوثِ اعظم کا مردے کو زندہ کر دینا وغیرہ۔

سوال (۷۴)۔ آسمانی کتابوں پر ایمان لانے سے کیا مراد ہے؟

(ج) اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں پر جو کتابیں اور صحیفے اتارے ہیں، وہ سب حق ہیں البتہ اب وہ اصل حالت میں موجود نہیں ہیں۔ قرآن کریم وہ بے مثل کتاب ہے جس کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔ جو یہ کہے کہ قرآن میں کسی نے کمی بیشی کر دی یا اصلی قرآن غائب امام کے پاس ہے وہ کافر ہے۔

سوال (۷۵)۔ فرشتوں پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟

(ج) فرشتے نور سے پیدا کی گئی مخلوق ہیں۔ وہ نہ مرد ہیں نہ عورت۔ وہ کھانے پینے سے پاک اور ہر قسم کے گناہ و خطا سے معصوم ہیں۔ انہیں رب تعالیٰ نے بے پناہ قوت

عطا فرمائی ہے اور بہت سے کام انکے سپرد کیے ہیں۔ مثلاً جان نکالنا، بارش برسانا، رزق دینا، نامہ اعمال لکھنا، مجالس ذکر میں شرکت کرنا وغیرہ۔

سوال (۷۶)۔ ”قبر میں عذاب و ثواب حق ہے“، اسکی وضاحت کیجیے۔

(ج) قبر میں عذاب یا نعمتیں ملنا حق ہے اور یہ روح و جسم دونوں کے لیے ہے، اگر جسم جل جائے یا گل جائے یا خاک ہو جائے تب بھی اس کے اجزائے اصلیہ قیامت تک باقی رہتے ہیں۔ اجزائے اصلیہ ریڑھ کی ہڈی میں بہت باریک اجزاء ہوتے ہیں جن کا روح سے تعلق ہمیشہ قائم رہتا ہے اور یہ دونوں عذاب و ثواب سے آگاہ اور متاثر ہوتے ہیں۔

سوال (۷۷)۔ قبر میں منکر اور نکیر کے تین سوال کون سے ہیں؟

(ج) پہلا سوال مَنْ رَبُّكَ تیرا رب کون ہے؟ دوسرا سوال مَا دِیْنُک تیرا دین کیا ہے؟ تیسرا سوال: حضور ﷺ کی طرف اشارہ کر کے پوچھتے ہیں، مَا کُنْتَ تَقُولُ فِیْ هَذَا الْوَجَلِ۔ ان کے بارے میں تو کیا کہتا تھا؟

سوال (۷۸)۔ آخرت پر ایمان لانے سے کیا مراد ہے؟

(ج) ہمیں یہ یقین ہونا چاہیے کہ ایک دن ایسا آئے گا جب تمام مُردوں کو زندہ کر کے جمع کیا جائے گا اور ان سے انکے اعمال کا حساب ہوگا۔ نیکوں کو جزا اور مُردوں کو سزا ملے گی۔ اس دن کو قیامت یا محشر یا جزا و سزا کا دن بھی کہتے ہیں۔

س (۷۹)۔ کیا مُردوں کو ہماری عبادات کا ثواب پہنچتا ہے؟ احادیث بیان کریں۔

(ج) ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں سوال کیا، یا رسول اللہ ﷺ! میری والدہ کا اچانک انتقال ہو گیا، اگر میں انکے لیے صدقہ خیرات کروں تو کیا انہیں ثواب پہنچے گا؟ ارشاد فرمایا، ہاں انہیں ثواب ضرور پہنچے گا۔ (بخاری، مسلم) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے عرض کی، ہم اپنے مُردوں کے لیے دعائیں، صدقات و خیرات اور حج کرتے ہیں کیا یہ چیزیں انہیں پہنچتی ہیں؟ فرمایا، ہاں ضرور پہنچتی ہیں اور وہ ان سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے تم ایک دوسرے کے ہدیے سے خوش ہوتے ہو۔ (مسند احمد)

سوال (۸۰)۔ کیا زندہ کو بھی ایصالِ ثواب کیا جاسکتا ہے؟

(ج) اہلسنت کے نزدیک عبادات کا ثواب کسی دوسرے کو بخشا جائز ہے خواہ زندہ کو ہی ایصالِ ثواب کیا جائے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں سے فرمایا، تم میں سے کون اس بات کی ذمہ داری لیتا ہے کہ وہ مسجدِ عشار میں میرے لیے دو چار رکعات نفل پڑھ دے اور کہے کہ یہ نماز ابو ہریرہ کے (ایصالِ ثواب کے) لیے ہے۔ (ابوداؤد)

سوال (۸۱)۔ کن چیزوں کا ثواب انسان کو مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے؟

(ج) رسول کریم ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے، جب انسان مرجاتا ہے تو اسکے اعمال کا سلسلہ بھی ختم ہو جاتا ہے سوائے تین چیزوں کے جنکا ثواب اسے ملتا رہتا ہے۔ اول صدقہء جاریہ، دوم وہ علم جس سے لوگوں کو نفع پہنچتا رہے، سوم وہ نیک اولاد جو اسکے لیے دعا کرتی رہے۔ (مسلم)

سوال (۸۲)۔ صحابی کسے کہتے ہیں؟ سب سے افضل صحابہ کون ہیں؟

(ج) صحابی اس مسلمان کو کہتے ہیں جس نے نبی کریم ﷺ کا دیدار کیا اور ایمان کے ساتھ دنیا سے گیا۔ صحابہ کرام میں سب سے افضل سیدنا ابو بکر صدیق پھر سیدنا عمر فاروق پھر سیدنا عثمان غنی اور پھر سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔

سوال (۸۳)۔ صحابی کی توہین کرنے والے کے متعلق کیا شرعی حکم ہے؟

(ج) تمام صحابہ متقی اور عادل ہیں۔ ان کی توہین کرنے والا سخت گمراہ، ملعون اور مستحقِ جہنم ہے۔ حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کا انکار کفر ہے۔ صحابہ کرام کے مابین جو اختلاف ہوا، اس کی وجہ سے ان پر طعن یا ان سے بد اعتقادی حرام ہے۔

سوال (۸۴)۔ اہلبیت سے کون مراد ہیں؟ امام حسین کو باغی کہنا کیسا ہے؟

(ج) اہلبیت اطہار سے رسول کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات اور اولادِ مبارک مراد ہے۔ صحابہ کرام اور اہلبیت اطہار کی محبت دراصل رسول کریم ﷺ سے محبت ہے۔ جو امام حسین رضی اللہ عنہ کو باغی کہے یا یزید پلید کو حق پر کہے وہ مردودِ خارجی اور مستحقِ جہنم ہے۔

سوال (۸۵)۔ تابعی کسے کہتے ہیں؟ کیا امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ تابعی ہیں؟

(ج) تابعی اس مسلمان کو کہتے ہیں جس نے کسی صحابی کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ نے بیس تا پچیس صحابہ کرام کا زمانہ پایا اور سات صحابہ کرام کی زیارت کر کے ان سے احادیث بھی سنیں۔

س (۸۶)۔ ولی کسے کہتے ہیں؟ قرآن میں انکی کیا علامات بیان ہوئیں ہیں؟

(ج) وہ صالح مومن جسے اللہ تعالیٰ کا قرب اور دوستی حاصل ہوتی ہے، اسے اللہ کا ولی کہتے ہیں۔ انکی ایک علامت یہ ہے کہ وہ صحیح العقیدہ مومن ہوتے ہیں لہذا کوئی

بد مذہب گمراہ ولی نہیں ہو سکتا۔ دوسری علامت یہ بیان ہوئی کہ وہ متقی پرہیزگار ہوتے ہیں لہذا کوئی بے نمازی، داڑھی منڈا، فاسق ولی نہیں ہو سکتا۔

سوال (۸۷) تقلید سے کیا مراد ہے؟ اسکا اصطلاحی مفہوم بیان کریں۔

(ج) تقلید کے لغوی معنی ہیں ”گردن میں پٹا ڈالنا“ اور اصطلاحی معنی ہیں ”دلیل جانے بغیر کسی کے قول و فعل کو صحیح سمجھتے ہوئے اسکی پیروی کرنا“۔ ہر انسان زندگی کے ہر شعبے میں کسی نہ کسی کی تقلید کر رہا ہے تو دین کے معاملے میں یہ زیادہ ضروری ہے تاکہ انسان گمراہی سے بچے۔

سوال (۸۸)۔ تقلید کا شرعی حکم کیا ہے اور یہ کیوں ضروری ہے؟

(ج) تقلید کا فرض ہونا اس آیت سے ثابت ہے۔ ارشاد ہوا، ”اور مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سب کے سب نکلیں تو کیوں نہ ہو کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آ کر اپنی قوم کو ڈر سنائیں اس امید پر کہ وہ بچیں“۔ (التوبہ: ۱۲۲، کنز الایمان)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر شخص پر عالم و فقیہ بنا ضروری نہیں لہذا غیر مجتہد یا غیر عالم کو مجتہد یا عالم کی تقلید کرنی چاہیے۔

سوال (۸۹) صحابہ کرام علیہم الرضوان کس کی تقلید کرتے تھے؟

(ج) صحابہ کرام براہ راست نبی کریم ﷺ سے دین کا علم حاصل کیا کرتے تھے اسلیے انہیں کسی کی تقلید کی ضرورت نہیں تھی۔ آقا و مولیٰ ﷺ کے ظاہری وصال کے بعد صحابہ کرام اور تابعین بھی اپنے درمیان موجود زیادہ صاحب علم صحابی کی تقلید کیا کرتے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے تھے، ”جب تک یہ عالم تمہارے درمیان موجود ہیں، مجھ سے مسائل نہ پوچھا کرو“۔ (بخاری) یہی تقلید شخصی ہے جو دو صحابہ میں بھی موجود تھی۔

سوال (۹۰)۔ بعض غیر مقلد خود کو محدثین کا پیروکار اور ہمیں مقلد ہونے کی بنا پر گمراہ کہتے ہیں۔ کیا محدثین غیر مقلد تھے؟

(ج) تمام محدثین بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی، دارمی، طحاوی وغیرہ رحمہم اللہ کسی نہ کسی امام کے مقلد ہیں۔ امام بخاری، امام ابوداؤد اور امام نسائی کا مقلد ہونا تو خود غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن بھوپالی نے ”المحطہ“ میں بیان کیا ہے۔ جب ایسے جلیل القدر محدثین، ائمہ اربعہ میں سے کسی نہ کسی کے مقلد ہیں تو پھر یہ نیم مولوی غیر مقلد، تقلید سے بے نیاز ہو کر کیونکر گمراہ نہ ہونگے؟

سوال (۹۱)۔ کیا مذہب اربعہ اہلسنت ہیں؟ نیز ہم لوگ کس کے مقلد ہیں؟

(ج) حنفی مذہب، مالکی مذہب، شافعی مذہب اور حنبلی مذہب چاروں حق ہیں اور چاروں اہلسنت و جماعت ہیں۔ ان کے عقائد یکساں ہیں البتہ صرف اعمال میں فروغی اختلاف ہے۔ ان چاروں میں سے کسی ایک کی تقلید واجب ہے۔ ہم لوگ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مقلد ہیں۔

سوال (۹۲)۔ فقہ حنفی دراصل حدیث ہی ہے۔ وضاحت کیجیے۔

(ج) محدثین کے نزدیک تابعی کا قول حدیثِ قولی ہے، اسکا فعل حدیثِ فعلی ہے اور اسکا کسی کے قول یا فعل پر سکوت فرمانا حدیثِ تقریری ہے، تو امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا قول، فعل اور سکوت بھی حدیث قرار پایا کیونکہ آپ تابعی ہیں۔ آپ نے سات صحابہ کرام سے بلا واسطہ احادیث سنی ہیں۔ پس آپ کی فقہ درحقیقت حدیث ہی ہے۔

س (۹۳)۔ بعض نا سمجھ اعتراض کرتے ہیں کہ ”فقہ حنفی کی تائید میں جو احادیث پیش کی جاتی ہیں وہ ضعیف ہیں“۔ اسکا کیا جواب ہے؟

(ج) صحابہ کرام کے زمانے میں کوئی حدیث بھی ضعیف وغیرہ نہیں تھی بلکہ سب صحیح کے درجے میں تھیں کیونکہ حدیث کا ضعیف ہونا راوی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ امام اعظم تابعی ہیں اس لیے آپ کو صحابی یا تابعی کے واسطوں سے یہ احادیث ملیں جبکہ بعد والوں کے پاس یہ احادیث کئی واسطوں سے پہنچی ہیں اسلیے آپ کے بعد کسی راوی کے ضعیف ہونے سے فقہ حنفی پر کوئی الزام نہیں آ سکتا۔

س (۹۴)۔ حدیث میں ہے، ”میری امت میں ۳ فرقے ہونگے، ایک جنتی اور باقی جہنمی“۔ اس جنتی گروہ کی کیا نشانی بتائی گئی؟

(ج) صحابہ کرام نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! وہ جنتی گروہ کون سا ہے؟ فرمایا، جو میرے اور میرے صحابہ کے راستے پر ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

س (۹۵)۔ جن محدثین نے حضور ﷺ اور صحابہ کرام کے راستے پر چلنے والا گروہ اہلسنت کو قرار دیا، ان میں سے چند کے نام بتائیے۔

(ج) محدث علی قاری نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں، شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اشعۃ اللمعات میں اور مجدد الف ثانی رحمہم اللہ نے مکتوبات جلد اول صفحہ ۵۹ پر اہلسنت کو جنتی گروہ قرار دیا ہے۔

سوال (۹۶)۔ قرآن کریم میں صراطِ مستقیم کی پہچان کیا بتائی گئی؟

(ج) ”ہم کو سیدھا راستہ چلا، راستہ اُن کا جن پر تو نے احسان کیا“۔ (کنز الایمان) ہم ہر نماز میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ الہی! ہمیں اپنے انعام یافتہ بندوں یعنی صحابہ و اولیاء کرام کے راستے پر چلا کیونکہ یہی سیدھا راستہ ہے۔

سوال (۹۷)۔ اولیاء کرام ہمیشہ کس گروہ میں ظاہر ہوتے رہے ہیں؟

(ج) حضرت غوثِ اعظم، داتا گنج بخش، خواجہ غریب نواز، مجدد الف ثانی، بابا فرید گنج شکر اور دیگر اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کا تعلق اہلسنت سے ہے۔ الحمد للہ! اہلسنت

و جماعت ہی وہ گروہ ہے جو صحابہ کرام کے عقائد کا پیروکار رہے اور اسی میں تمام اولیاء کرام ظاہر ہوئے ہیں اور یہی جنتی گروہ ہے۔

س (۹۸)۔ احادیث مبارکہ میں جنتی گروہ کی مزید کیا علامات بیان ہوئی ہیں؟

(ج) پہلی علامت یہ ہے کہ امت مسلمہ کا ایک گروہ ہر دور میں ضرور حق پر رہے گا۔ (مسلم) اہلسنت کے عقائد توحید باری تعالیٰ، عظمت رسول ﷺ اور محبت و تعظیم مصطفیٰ ﷺ کے حوالے سے صحابہ کرام، تابعین اور ائمہ دین سے متصل چلے آ رہے ہیں اور مخالفین بھی یہ مانتے ہیں کہ اہلسنت نظریات اور عقائد کے اعتبار سے قدیم جماعت ہے۔ دوسری علامت جنتی گروہ کا سوادِ اعظم یعنی بڑا گروہ ہونا ہے۔ حضور ﷺ کا فرمان ہے، ”بڑے گروہ کی پیروی کرو کیونکہ جو اس سے الگ رہا وہ الگ ہی آگ میں جائے گا۔“ (ابن ماجہ، مشکوٰۃ) دوسری جگہ ارشاد ہوا، ”بہتر (۷۲) فرقے جہنمی اور ایک جنتی ہے اور وہ بڑا گروہ ہے۔“ (مشکوٰۃ) اور اہلسنت ہی وہ جماعت ہے جسے ہر دور میں امت کا بڑا گروہ ہونے کا شرف حاصل رہا ہے۔

س (۹۹)۔ امام سخاوی رحمہ اللہ نے نویں صدی ہجری میں اہلسنت کی کوئی اہم نشانی بیان کی؟

(ج) آپ نے فرمایا، ”اہلسنت کی علامت یہ ہے کہ وہ کثرت سے رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھتے ہیں۔“ (القول البدیع، ص ۵۲)

سوال (۱۰۰)۔ اہلسنت و جماعت کو بریلوی کیوں کہا جاتا ہے؟

(ج) مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہ اللہ کی نسبت سے غیر مقلد اور دیوبندی وہابی وغیرہ اہلسنت کو بریلوی کہتے ہیں کیونکہ آپ نے عظمت مصطفیٰ ﷺ کی حفاظت اور عشق رسول ﷺ کے فروغ کے لیے نمایاں کردار ادا کیا۔ مخالفین یہ بھی مانتے ہیں کہ اہلسنت بریلوی نظریات اور عقائد کے اعتبار سے قدیم جماعت ہے۔ (البریلویہ ص ۷) یہ کوئی نیا فرقہ نہیں لہذا اہلسنت کے تمام عقائد قرآن و حدیث سے ثابت اور اکابر ائمہ دین سے منقول ہیں۔

س (۱۰۱)۔ حضور ﷺ نے یمن اور شام کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ ایک علاقے کے متعلق فرمایا، وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا، اس کا نام کیا ہے؟ یہ حدیث کس کتاب میں ہے؟

(ج) لوگوں نے نجد کے لیے دعا کی درخواست کی، مگر آپ نے صرف شام اور یمن کے لیے دعا فرمائی۔ تیسری بار لوگوں کے عرض کرنے پر فرمایا، ”وہاں زلزلے اور فتنے ہونگے اور وہاں سے شیطان کا سینگ یعنی شیطانی گروہ نکلے گا۔“ (بخاری کتاب الفتن)

سوال (۱۰۲)۔ اس غیبی خبر کے مطابق نجد میں کون سا فرقہ پیدا ہوا؟

(ج) بارہویں صدی ہجری میں نجد میں شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی نے ایک نئے فرقے کی بنیاد رکھی، اور اپنے سوا تمام مسلمانوں کو کافر و مشرک قرار دیا اور ان کا قتل عام کیا۔

سوال (۱۰۳)۔ شیخ نجدی نے کن معمولات کی بنا پر مسلمانوں کو کافر کہا؟

(ج) شیخ نجدی کے بھائی شیخ سلیمان بن عبد الوہاب رحمہ اللہ اسکے رُذ میں اپنی کتاب الصواعقِ الالہیہ کے صفحہ ۴۳ پر لکھتے ہیں، ”شیخ نجدی نے مسلمانوں کے درمیان صدیوں سے رائج معمولات کو کفر اور مسلمانوں کو کافر بنا دیا حالانکہ مکہ، مدینہ اور یمن کے علاقوں میں یہ معمولات یعنی اولیاء کا وسیلہ، انکے مزارات سے توسل و استمداد اور اولیاء اللہ کو پکارنا صدیوں سے رائج ہیں۔“

سوال (۱۰۴)۔ ”مجھے اس بات کا خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرو گے لیکن مجھے خوف ہے کہ تم مال و دنیا کی محبت میں مستغرق ہو جاؤ گے۔“ یہ حدیث کس کتاب میں ہے؟

(ج) صحیح بخاری جلد اول کتاب الجناز باب الصلوٰۃ علی الشہید۔

سوال (۱۰۵) شیخ نجدی کے چند گمراہ عقائد بیان کیجیے۔

(ج) علامہ سید احمد دحلان مکی رحمہ اللہ لکھتے ہیں، ”ابن عبد الوہاب درود پڑھنے سے منع کرتا تھا اور سن کر ناراض ہوتا تھا۔ جو درود پڑھتا یہ اُسے سخت سزا دیتا، یہاں تک کہ ایک نابینا صالح مؤذن کو درود پڑھنے پر قتل کر دیا۔ وہ کہتا تھا کہ زانیہ کے گھر آلات موسیقی کا گناہ مینارے پر درود پڑھنے سے کم ہے (معاذ اللہ) اس نے دلائل الخیرات اور درود و سلام کی دوسری کتب کو جلا دیا۔“ (الدررُ السنیہ ص ۵)

سوال (۱۰۶)۔ موجودہ دور کے خارجی فرقوں کی پہچان کیا ہے؟

(ج) ایک بڑی پہچان یہ ہے کہ وہ شیخ ابن عبد الوہاب نجدی کو شیخ الاسلام اور مصلح و مجدد کہتے ہیں اور اسکے باطل نظریات کا پرچار کرتے ہیں مثلاً حضور ﷺ کے علم غیب کے منکر ہیں، وسیلے کو شرک کہتے ہیں، محافل میلاد و نعت کو بدعت و حرام کہتے ہیں اور درود و سلام سے روکتے ہیں وغیرہ۔

سوال (۱۰۷)۔ موجودہ دور میں اہلسنت کی پہچان کیا ہے؟

(ج) اللہ تعالیٰ اور اسکے حبیب ﷺ کی تعظیم اور محبت کا پرچار، صحابہ کرام و اولیاء عظام کا ادب، محفل میلاد اور ایصالِ ثواب کو اچھا سمجھنا، درود شریف الصلوٰۃ و السلاّم علیک یا

رسول اللہ کو جائز سمجھنا، حضور ﷺ کی شان و عظمت کو ایمان کی روح جاننا اور درود و سلام کی کثرت کرنا۔

سوال (۱۰۸)۔ حضور ﷺ سے محبت ایمان کی روح ہے۔ اس محبت کا اجر کیا ہے؟

(ج) حدیث شریف میں ہے، ”جو جس سے محبت کرتا ہے وہ قیامت میں اسی کے ساتھ ہوگا۔“ (بخاری، مسلم) ایک محبت کرنے والے صحابی کو یہ خوشخبری دی گئی، ”تم جس سے محبت کرتے ہو، قیامت میں اسی کے ساتھ ہو گے۔“ (بخاری)

سوال (۱۰۹)۔ محبت رسول ﷺ کی علامات کیا ہیں؟

(ج) حضور ﷺ کا ذکر کثرت سے کرنا مثلاً محافل میلاد و نعت منعقد کرنا، درود و سلام کی کثرت کرنا، آپ کی تعلیمات اور سنتوں پر عمل کرنا، آپ کے پیاروں یعنی صحابہ و اہلبیت کرام اور اولیاء عظام سے محبت کرنا اور بارگاہ رسالت کے گستاخوں سے نفرت کرنا۔

باب دوم: نماز کے مسائل

سوال (۱۱۰)۔ قرآن کریم میں پانچوں نمازوں کا ذکر کس آیت میں ہے؟

(ج) سورۃ ہود کی آیت ۱۱۴ میں ارشاد ہے، ”اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں۔“ دن کے دونوں کناروں سے صبح و شام مراد ہیں۔ زوال سے قبل کا وقت صبح میں اور بعد کا شام میں داخل ہے۔ صبح کی نماز فجر اور شام کی نمازیں ظہر و عصر ہیں اور رات کے حصوں کی نمازیں مغرب اور عشاء ہیں۔ (تفسیر خزائن العرفان)

س (۱۱۱)۔ قرآن کریم کے مطابق کن لوگوں کے لیے نماز پڑھنا آسان ہے؟

(ج) قرآن کریم کے مطابق نماز پڑھنا ان کے لیے ہرگز مشکل نہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ ارشاد ہوا، ”اور بیشک نماز ضرور بھاری ہے مگر ان پر نہیں جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں، جنہیں یقین ہے کہ انہیں اپنے رب سے ملنا ہے اور اسی کی طرف پھرنا۔“ (البقرہ: ۴۵)

س (۱۱۲)۔ نماز کی ادائیگی میں سستی کرنا قرآن نے کن کا طریقہ بتایا ہے؟

(ج) قرآن کریم میں منافقوں کی نشانی یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ نماز پڑھنے میں سستی کرتے ہیں اور اسے بوجھ سمجھتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوا، ”اور جب نماز کو کھڑے ہوں تو ہارے جی سے، لوگوں کو دکھاوا کرتے ہیں۔“ (النساء: ۱۴۲، کنز الایمان)

س (۱۱۳)۔ منافقوں پر کون سی نمازیں زیادہ بھاری ہیں؟ حدیث سنائیے۔

(ج) منافقوں کے متعلق ارشاد ہے، ”منافقوں پر فجر اور عشاء سے زیادہ کوئی نماز بھاری نہیں اور یہ اگر جانتے کہ ان نمازوں میں کیا ثواب ہے تو زمین پر گھسٹتے ہوئے بھی پچھتے۔“ (بخاری، مسلم)

سوال (۱۱۴)۔ بے نمازی کے لیے وعید پر مبنی دو مختصر حدیثیں سنائیے۔

(ج) ۱۔ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی، اس نے کفر کیا۔ (مشکوٰۃ)

۲۔ بندے اور کفر کے درمیان فرق نماز چھوڑنا ہے۔ (مسلم)

سوال (۱۱۵)۔ آقا و مولیٰ ﷺ نے کس عمر سے نماز کی تاکید فرمائی ہے؟

(ج) حدیث پاک میں بچپن ہی سے نماز پڑھنے کی تاکید فرمائی گئی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ”جب بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز میں غفلت پر انہیں مارو اور اس عمر سے ان کے بستر بھی علیحدہ کر دو۔“ (ابوداؤد)

سوال (۱۱۶)۔ جان بوجھ کر نماز قضا کرنے کا گناہ کتنا ہے؟

(ج) نور مجسم ﷺ کا ارشاد ہے، جو شخص نماز قضا کر دے اور بعد میں قضا پڑھ لے، وہ اپنے وقت پر نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے ایک کھٹب جہنم میں جلے گا۔ عذاب کی مقدار اسی (۸۰) سال ہوتی ہے اور ایک سال تین سو ساٹھ (۳۶۰) دن کا جبکہ قیامت کا ایک دن ایک ہزار سال کے برابر ہوگا۔ یعنی ایک نماز قضا کرنے والے کو دو کروڑ اٹھاسی لاکھ سال جہنم میں رہنا ہوگا۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

س (۱۱۷)۔ سورۃ الماعون کی آیت ۴ کی تفسیر بہار شریعت میں کیا تحریر ہے؟

(ج) علامہ مولانا امجد علی قادری لکھتے ہیں، نماز کو مطلقاً چھوڑ دینا تو سخت ہولناک بات ہے نماز قضا کرنے والوں کے لیے رب تعالیٰ فرماتا ہے، خرابی ہے ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نمازوں سے بے خبر ہیں، وقت گزار کر پڑھنے اٹھتے ہیں۔ جہنم میں ایک وادی ہے جس کی سختی سے جہنم بھی پناہ مانگتا ہے اس کا نام ویل ہے قصداً نماز قضا کرنے والے اسکے مستحق ہیں۔

س (۱۱۸)۔ باجماعت نماز پڑھنے کی فضیلت و اہمیت پر احادیث سنائیے۔

(ج) آقا و مولیٰ علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے، ”باجاماعت نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس (۲۷) درجے زیادہ افضل ہے۔“ (بخاری) محبوبِ کبریٰ علیہ السلام نے فرمایا، ”میرا دل چاہتا ہے کہ چند جوانوں سے کہوں کہ بہت سارے بندہ جمع کر کے لائیں پھر میں ان کے پاس جاؤں جو بلا عذر گھروں میں نمازیں پڑھتے ہیں اور ان کے گھروں کو جلا دوں۔“ (مسلم)

س (۱۱۹)۔ نماز میں خشوع و خضوع کی کیا اہمیت ہے؟

(ج) ایک حدیث پاک میں پابندی سے سب نمازیں خشوع و خضوع سے ادا کرنے والوں کو مغفرت کی خوشخبری دی گئی۔ (ابوداؤد) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ارشاد ہے کہ ”خشوع کرنے والے وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور نماز سکون سے پڑھتے ہیں۔“

س (۱۲۰)۔ ”پیشک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بری بات سے۔“ اس کا کیا مطلب ہے؟

(ج) اس آیت سے معلوم ہوا کہ نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے یعنی جو شخص پابندی سے نماز کو اس کے حقوق و آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے ادا کرتا ہے، رفتہ رفتہ وہ تمام برے کاموں کو چھوڑ دیتا ہے اور متقی بن جاتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جس کی نماز اسے بے حیائی اور برے کاموں سے نہ روکے وہ نماز ہی نہیں۔“

س (۱۲۱)۔ نماز کے دوران مختلف وسوسے آتے ہیں ان کا کیا علاج ہے؟

(ج) نماز کے دوران جو دنیاوی خیالات آئیں، ان کی طرف توجہ نہ کریں بلکہ انکی پرواہ کیے بغیر اپنے ذہن کو نماز میں پڑھے جانے والے الفاظ اور ان کے معانی کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔

سوال (۱۲۲)۔ غسل یا وضو کیسے پانی سے کرنا چاہیے؟

(ج) پانی بے رنگ، بے بو اور بے ذائقہ یعنی قدرتی حالت میں ہو نیز پانی استعمال شدہ نہ ہو۔

سوال (۱۲۳)۔ مستعمل پانی سے کیا مراد ہے؟

(ج) اگر بے وضو شخص کا ہاتھ یا انگلی یا ناخن یا بدن کا وہ حصہ جو دھلا نہ ہو، یا جس پر غسل فرض ہے اسکے جسم کا بے دھلا حصہ پانی میں پڑ جائے یا پانی سے چھو جائے تو وہ پانی مستعمل ہو گیا، اب اس سے وضو یا غسل نہیں ہو سکتا۔

س (۱۲۴)۔ مستعمل پانی کو استعمال کے قابل بنانے کا کیا طریقہ ہے؟

(ج) مستعمل پانی کو وضو یا غسل کے لیے استعمال کے قابل بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اچھا پانی اس سے زیادہ اس میں ملا دیں یا اس میں اتنا پانی ڈالیں کہ برتن کے کناروں سے بہنے لگے، اب اس پانی سے وضو یا غسل جائز ہے۔

س (۱۲۵)۔ وضو کے فرائض بیان کیجیے۔

(ج) وضو کے چار فرائض ہیں: ۱۔ پورا منہ دھونا: یعنی پیشانی کے شروع سے لے کر ٹھوڑی تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک پانی بہانا۔

۲۔ دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا: ہر قسم کے مچھلے، نتھ، انگوٹھیاں، چوڑیاں وغیرہ اگر اتنے تنگ ہوں کہ انکے نیچے پانی نہ بہے تو انہیں اتار کر جلد کے ہر حصہ پر پانی پہنچانا ضروری ہے۔

۳۔ چوتھائی سر کا مسح کرنا: مسح کرنے کے لیے ہاتھ تر ہونا چاہیے۔ کسی عضو کے مسح کے بعد ہاتھ میں جو تری باقی رہ جائے گی وہ دوسرے عضو کے مسح کے لیے کافی نہ ہوگی۔

۴۔ دونوں پاؤں دھونا: انگلیوں کی کروٹیں، گھائیاں، گتے، تلوے اور ایڑیاں سب کا دھونا فرض ہے۔ اگر خلال کیے بغیر انگلیوں کے درمیان پانی نہ بہتا ہو تو خلال بھی فرض ہے۔

سوال (۱۲۶)۔ وضو کی سنتیں بیان کیجیے۔

(ج) وضو کی سنتیں مندرجہ ذیل ہیں: وضو شروع کرنے سے قبل بسم اللہ پڑھنا، دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا، مسواک کرنا، تین بار چلو بھر پانی سے مٹی کرنا، تین بار ناک میں ہڈی تک پانی چڑھانا، پانی دائیں ہاتھ سے چڑھانا، بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ناک صاف کرنا، انگلیوں کا خلال کرنا، داڑھی کا خلال کرنا، پورے سر کا مسح کرنا، کانوں کا مسح کرنا، اعضاء دھونے کی ترتیب قائم رکھنا، ہر دھونے والے عضو کو تین بار دھونا، اعضاء کو پے در پے اس طرح دھونا کہ پہلا عضو سوکھنے نہ پائے۔

س (۱۲۷)۔ وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھنے کی کیا فضیلت ہے؟

(ج) وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھنے والے کے لیے حدیث میں جنت کی بشارت آئی ہے۔

سوال (۱۲۸)۔ کن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

(ج) مندرجہ ذیل چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ پیشاب یا پاخانہ کے مقام سے کسی چیز کا ٹکنا، منہ بھر کر قے کرنا، خون یا پیپ یا زرد پانی کا نکل کر جسم پر بہہ جانا، کسی چیز سے سہارا لگا کر سو جانا، دکھتی آنکھ سے پانی کا بہنا، نماز میں آواز سے ہنسنا، بے ہوشی یا جنون طاری ہونا۔

سوال (۱۲۹)۔ مسواک کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

آقا و مولیٰ ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے، مسواک لازم کر لو کیونکہ اس سے منہ کی صفائی ہوتی ہے اور رب تعالیٰ بھی راضی ہوتا ہے۔ (مسند احمد) علماء فرماتے ہیں کہ مسواک کرنے کے ستر (۷۰) فائدے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ مرتے وقت کلمہ طیبہ نصیب ہوتا ہے اور نزع کی تکلیف آسان ہو جاتی ہے۔

سوال (۱۳۰)۔ غسل کے فرائض بیان کریں۔

(ج) ۱۔ غرغره کرنا یعنی منہ بھر کر اس طرح گھلی کرنا کہ ہونٹ سے حلق کی جڑ تک پانی پہنچ جائے۔

۲۔ ناک میں ہڈی تک پانی پہنچانا تاکہ دونوں نھتوں میں ہڈی تک کوئی جگہ خشک نہ رہے۔

۳۔ سارے بدن پر اس طرح پانی بہانا کہ بال برابر جگہ بھی خشک نہ رہے۔

سوال (۱۳۱)۔ غسل کا مسنون طریقہ بیان کیجیے۔

(ج) غسل کی نیت کر کے پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئیں پھر استنجے کی جگہ دھوئیں۔ پھر بدن پر جہاں نجاست ہو اسے دور کر کے وضو کریں۔ پھر بدن پر تیل کی طرح پانی

مل لیں پھر تین بار دائیں کندھے پر اور تین بار بائیں کندھے پر پانی بہائیں۔ پھر تین بار سر پر اور پھر سارے جسم پر تین بار اچھی طرح پانی بہائیں اور ہاتھ پھیر کر ملیں تاکہ

بال برابر جگہ بھی خشک نہ رہے۔

سوال (۱۳۲)۔ غسل کن چیزوں سے فرض ہوتا ہے؟

(ج) شہوت کے ساتھ منی کا نکلنا، نیند میں احتلام ہونا، مباشرت کرنا خواہ انزال ہو یا نہیں، عورت کا حیض سے فارغ ہونا، عورت کا نفاس ختم ہونا۔

سوال (۱۳۳)۔ تیمم کن صورتوں میں کیا جاتا ہے؟

(ج) جسے وضو یا غسل کی حاجت ہو مگر اسے پانی استعمال کرنے پر قدرت نہ ہو اسے تیمم کرنا چاہیے۔ اس کی چند اہم صورتیں یہ ہیں؛ چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا

پتہ نہ ہو،

یا ایسی بیماری ہو کہ پانی کے باعث شدید بیمار ہونے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو،

یا اتنی سخت سردی ہو کہ نہانے سے مرجانے یا بیمار ہو جانے کا قوی اندیشہ ہو،

یا ٹرین یا بس سے اتر کر پانی استعمال کرنے میں گاڑی چھوٹ جانے کا خدشہ ہو۔

س (۱۳۴)۔ تیمم کے فرائض بیان کیجیے۔

(ج) اول: نیت کرنا کہ یہ تیمم وضو یا غسل یا دونوں کی پاکی کے لیے ہے،

دوم: سارے منہ پر اس طرح ہاتھ پھیرنا کہ بال برابر جگہ بھی باقی نہ رہے،

سوم: دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا کہ کوئی حصہ باقی نہ رہے۔

سوال (۱۳۵)۔ تیمم کا طریقہ کیا ہے؟

(ج) وضو یا غسل یا دونوں کی پاکی کی نیت کر کے پاک مٹی یا پتھر پر دونوں ہاتھ ماریں پھر پورے چہرے کا مسح کریں۔ پھر دوبارہ دوبارہ دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر بائیں ہاتھ

سے دائیں کا اور دائیں سے بائیں ہاتھ کا کہنیوں سمیت مسح کریں۔

سوال (۱۳۶)۔ تیمم کن چیزوں سے کیا جاتا ہے؟

(ج) زمین کی جنس سے تعلق رکھنے والی کسی بھی چیز مثلاً مٹی، پتھر، ماربل، چونا وغیرہ سے تیمم جائز ہے یا لکڑی کپڑا وغیرہ ایسی چیز جس پر اتنی گرد و غبار ہو کہ ہاتھ مارنے سے

انگلیوں کا نشان بن جائے، اس سے بھی تیمم جائز ہے۔

س (۱۳۷)۔ بیماری یا زخم کی کن صورتوں میں تیمم جائز نہیں۔

(ج) بیماری میں اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہے تو گرم پانی استعمال کرنا چاہیے اگر گرم پانی نہ ملے تو تیمم کیا جائے۔ یونہی اگر سر پر پانی ڈالنا نقصان کرتا ہے تو گلے سے نہائے

اور گیلیا ہاتھ پھیر کر پورے سر کا مسح کرے۔ اگر کسی عضو پر زخم کے باعث پٹی بندی ہو یا پلاستر چڑھا ہو تو ہاتھ گیلیا کر کے اس پر پھیر دیا جائے اور باقی جسم کو پانی سے دھویا

جائے۔

س (۱۳۸)۔ تیمم کن چیزوں سے ختم ہو جاتا ہے؟

(ج) جس عذر کے باعث تیمم کیا گیا اگر وہ ختم ہو جائے یا جن چیزوں سے وضو ٹوٹا ہے ان سے وضو کا اور جن باتوں سے غسل واجب ہوتا ہے ان سے غسل کا تیمم ٹوٹ جاتا

ہے۔

س (۱۳۹)۔ ناپاک کپڑے پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

(ج) انہیں اچھی طرح دھو کر پوری قوت سے نچوڑا جائے یہاں تک کہ مزید قوت لگانے پر کوئی قطرہ نہ ٹپکے۔ پھر ہاتھ دھو کر کپڑے دھوئیں اور انہیں اسی طرح پوری طاقت سے نچوڑیں، پھر تیسری بار ہاتھ دھو کر اسی طرح کریں کہ مزید نچوڑنے پر کوئی قطرہ نہ ٹپکے، اب کپڑے پاک ہو گئے۔

س (۱۴۰)۔ بہتے پانی میں کپڑے پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

(ج) اسکا طریقہ یہ ہے کہ کپڑے اچھی طرح دھو کر کسی برتن میں ڈال دیں اور پھر اتنا پانی ڈالیں کہ کپڑے پانی میں مکمل ڈوب جائیں اور پانی اس برتن کے کناروں سے بہنے لگے، جب پانی بہہ رہا ہو تو اس بہتے پانی سے کپڑوں کو نکال لیں، یہ بہتے پانی کی وجہ سے پاک ہو گئے۔

س (۱۴۱)۔ جو چیزیں نچوڑی نہیں جاسکتیں انہیں کیسے پاک کیا جائے؟

(ج) ایسے نازک کپڑے جو نچوڑنے کے قابل نہیں، اسی طرح چٹائی، قالین اور جوتا وغیرہ بھی پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ انہیں دھو کر لٹکا دیا جائے یہاں تک کہ ان سے پانی ٹپکنا بند ہو جائے۔ پھر دوبارہ دھو کر لٹکا دیں، جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے پھر تیسری بار دھو کر سکھالیں، یہ پاک ہو گئے۔

س (۱۴۲)۔ اذان دینے کی فضیلت پر احادیث سنائیے۔

(ج) سرکارِ دو عالم ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے، ”اذان دینے والوں کی گردنیں قیامت کے دن سب سے زیادہ بلند ہوں گی“۔ (مسلم) ”جو سات برس ثواب کے لیے اذان کہے، اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے محفوظ رکھتا ہے“۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

س (۱۴۳)۔ اذان کہنے کا شرعی حکم کیا ہے؟

(ج) مسجد میں باجماعت پانچوں فرض نمازوں کی وقت پر ادائیگی کے لیے اذان سنت مؤکدہ ہے اور اس کا حکم واجب کی مثل ہے کہ اگر اذان نہ کہی تو وہاں کے سب لوگ گناہگار ہونگے۔

س (۱۴۴)۔ بے وضو اذان کہنا اور نماز کا وقت شروع ہونے سے قبل اذان کہنا کیسا ہے؟

(ج) بے وضو اذان کہنا مکروہ ہے۔ جو اذان وقت سے قبل کہی گئی اسے وقت پر لوٹنا چاہیے۔

س (۱۴۵)۔ اذان کے الفاظ کا اردو ترجمہ بیان کیجیے۔

(ج) ”اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف، آؤ نماز کی طرف، آؤ کامیابی کی طرف، آؤ کامیابی کی طرف۔ اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں“۔

س (۱۴۶)۔ اذان اور اقامت کہنے والا اپنا منہ دائیں بائیں کس وقت کرے؟

(ج) اذان اور اقامت دونوں میں جی علی الصلوٰۃ کہتے وقت دائیں اور جی علی الفلاح کہتے وقت بائیں طرف منہ کرنا چاہیے۔

س (۱۴۷)۔ اذان کا جواب دینے کا کیا طریقہ ہے؟

(ج) اذان میں جو کلمہ مؤذن کہے سننے والا وہی کلمہ کہے مگر جی علی الصلوٰۃ جی علی الفلاح کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہ کہنا چاہیے۔

س (۱۴۸)۔ فجر کی اذان میں دیگر اذانوں سے کیا فرق ہے؟

(ج) فجر کی اذان میں جی علی الفلاح کے بعد دوسرے یہ کہا جائے: ”الصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ“۔

س (۱۴۹)۔ اسکا ترجمہ کیا ہے نیز اسکا جواب مع ترجمہ بتائیں۔

(ج) ”نماز نیند سے بہتر ہے“۔ اس کے جواب میں یہ کہیں: ”صَدَقْتَ وَبَرَزْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ“۔ ”تم نے سچ کہا اور اچھا کام کیا اور تم نے حق کہا ہے“۔

س (۱۵۰)۔ کیا اذان کا جواب دینا ضروری ہے؟ جواب نہ دینے پر کیا وعید ہے؟

(ج) جب اذان ہو تو جواب دینا ضروری ہے۔ اتنی دیر کے لیے سلام و کلام اور تلاوت وغیرہ تمام اشغال موقوف کر دے اور اذان کو غور سے سنے اور جواب دے۔ اقامت کا بھی یہی حکم ہے۔ جو اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے اس پر معاذ اللہ خاتمہ براہونے کا خوف ہے۔

س (۱۵۱)۔ جب مؤذن ”أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللَّهِ“ کہے تو سننے والا جواب کے طور پر اسے دُہرانے کے علاوہ کیا کرے؟ نیز اس پر کیا اجر ہے؟

(ج) سننے والا درود شریف پڑھے، ”صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْکَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہ“ اور مستحب ہے کہ اپنے انگوٹھوں کو بوسہ دے کر آنکھوں سے لگائے اور یہ پڑھے، ”قُرْءَةُ عَیْنِ بِکَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہ، اَللّٰہُمَّ مَعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ“۔ ایسا کرنے والے کو حضور ﷺ اپنے ساتھ جنت میں لے جائیں گے۔

س (۱۵۲)۔ اذان اور اقامت میں کیا فرق ہے؟

(ج) جماعت کے وقت جو کلمات کہے جاتے ہیں انہیں اقامت کہتے ہیں، یہ اذان کی مثل ہے سوائے اس کے کہ اقامت میں جی علی الفلاح کے بعد درودِ مرتبہ پڑھیں گے کہ ہا ہا ہا ہے:

قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ ”نماز کے لیے جماعت کھڑی ہوگئی۔“

س (۱۵۳)۔ اقامت کے دوران کس وقت کھڑے ہونے کا حکم ہے؟

(ج) اقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اسے کھڑا ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے، اسے چاہیے کہ بیٹھ جائے اور جو لوگ مسجد میں بیٹھے ہوں وہ بھی بیٹھے رہیں اور اس وقت کھڑے ہوں جب مُکَرَّر جی علی الصلوٰۃ جی علی الفلاح پڑہیں۔ یہی حکم امام کے لیے ہے۔

س (۱۵۴)۔ سب نمازوں کی رکعات کی تفصیل بتائیے۔

(ج) فجر کی دو سنت (مؤکدہ) اور پھر دو فرض۔ ظہر کی چار سنت (مؤکدہ)، پھر چار فرض، پھر دو سنت (مؤکدہ) اور پھر دو نفل۔ عصر کی چار سنت (غیر مؤکدہ) پھر چار فرض۔ مغرب کے تین فرض پھر دو سنت (مؤکدہ) اور پھر دو نفل۔ عشاء کی چار سنت (غیر مؤکدہ)، چار فرض، دو سنت (مؤکدہ)، دو نفل، تین وتر (واجب) اور دو نفل۔ جمعہ کی چار سنت (مؤکدہ)، دو فرض، چار سنت (مؤکدہ)، دو سنت (مؤکدہ) اور دو نفل۔

س (۱۵۵)۔ بعض لوگ سنت ادا کرنے میں سستی کرتے ہیں، اسکے متعلق کیا حکم ہے؟

(ج) سنتیں بعض مؤکدہ ہیں کہ شریعت میں اس پر تاکید آئی، بلا عذر ایک بار بھی ترک کرے تو مستحق ملامت ہے اور سنت کو ترک کرنے کی عادت بنالینا حرام کے قریب ہے اور ایسے شخص کے متعلق اندیشہ ہے کہ معاذ اللہ شفاعت سے محروم ہو جائے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا، ”جو سنت کو ترک کرے گا اسے میری شفاعت نہ ملے گی۔“

س (۱۵۶)۔ نماز سے پہلے کن شرائط کا پایا جانا ضروری ہے؟

(ج) نماز کی چھ شرائط ہیں۔ اول: طہارت یعنی نمازی کا جسم، لباس اور جگہ کا پاک ہونا۔ دوم: ستر عورت یعنی بدن کا وہ حصہ جس کا چھپانا فرض ہے اسکا چھپا ہونا۔ سوم: استقبال قبلہ یعنی کعبہ شریف کی طرف منہ کرنا ہے۔ چہارم: نماز کا وقت پایا جانا۔ پنجم: نماز کی نیت ہونا۔ ششم: تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کرنا۔

س (۱۵۷)۔ کیا نماز کی نیت زبان سے کرنا ضروری ہے؟

(ج) نیت دل کے پکے ارادے کو کہتے ہیں اسکا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اگر اس وقت کوئی پوچھے کہ کون سی نماز پڑھ رہے ہو تو فوراً بتا دے، اگر سوچ کر بتائے گا تو نماز نہ ہوگی۔ زبان سے نیت کہہ لینا مستحب ہے اور اس کے لیے کسی زبان کی قید نہیں۔

س (۱۵۸)۔ کن اوقات میں نماز پڑھنا منع ہے؟

(ج) جن اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ ہے ان میں طلوع آفتاب سے بیس منٹ بعد تک، غروب آفتاب سے بیس منٹ قبل سے غروب تک اور ضحہ کبریٰ یعنی نصف النہار شرعی سے نصف النہار حقیقی یعنی زوال تک کا وقت شامل ہیں۔

ان اوقات میں کوئی نماز یا سجدہ تلاوت جائز نہیں، ان اوقات کے علاوہ ہر وقت قضا نمازیں اور نوافل پڑھے جاسکتے ہیں، البتہ صبح صادق سے طلوع آفتاب تک، اور نماز عصر سے آفتاب غروب ہونے تک کوئی نفل نماز، اور امام کے خطبہ جمعہ کے لیے کھڑے ہونے سے لے کر فرض جمعہ ختم ہونے تک نفل اور سنت دونوں جائز نہیں۔

س (۱۵۹)۔ ثناء، تعویذ اور تسبیح کا ترجمہ سنائیے۔

”پاک ہے تو اے اللہ! اور میں تیری حمد کرتا ہوں، تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“ ”میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی، شیطان مردود سے۔“ ”اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا ہے۔“

س (۱۶۰)۔ کنز الایمان سے سورۃ فاتحہ کا ترجمہ سنائیے۔

(ج) ”سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا، بہت مہربان رحمت والا، روز جزا کا مالک، ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں، ہم کو سیدھا راستہ چلا، راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا، نہ ان کا جن پر غضب ہوا، اور نہ نہیکے ہوؤں کا۔“ (اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

س (۱۶۱)۔ رکوع اور سجدے کی تسبیح کا ترجمہ سنائیے۔

(ج) ”پاک ہے میرا پروردگار عظمت والا۔“ ”پاک ہے میرا پروردگار بہت بلند۔“

س (۱۶۲)۔ تسبیح اور تحمید کا ترجمہ سنائیے۔

(ج) ”اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔“ ”اے ہمارے مالک! سب تعریف تیرے ہی لیے ہے۔“

س (۱۶۳)۔ التحیات اور تشہد کا ترجمہ سنائیے۔

(ج) ”تمام قولی عبادتیں اور تمام فعلی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، سلام ہو آپ پر اے نبی! اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں

پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔“

س (۱۶۴)۔ تشہد پڑھتے وقت انگلی سے اشارہ کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

(ج) تشہد پڑھتے وقت جب ”اشہد ان لا“ کے قریب پہنچیں تو دائیں ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بنائیں اور چھوٹی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی کو تھیلی سے ملا دیں اور لفظ ”لا“ پر شہادت کی انگلی اٹھائیں اور ”لا“ پر نیچے کر لیں اور پھر سب انگلیاں فوراً سیدھی کر لیں۔

س (۱۶۵)۔ نماز کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد کیا پڑھا جائے؟

(ج) اگر فرض نماز ہو تو تیسری اور چوتھی رکعتوں کے قیام میں سورہ فاتحہ کے بعد چھوٹی سورت نہ ملائیں۔ اگر چار رکعت سنت یا نفل نماز پڑھیں تو تیسری اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی چھوٹی سورت یا اس کے برابر آیات بھی پڑھیں۔

س (۱۶۶)۔ سنت مؤکدہ اور سنت غیر مؤکدہ کے طریقے میں کیا فرق ہے؟

(ج) سنت مؤکدہ کے پہلے قعدہ میں صرف تشہد تک پڑھیں اور کھڑے ہو کر سورۃ فاتحہ سے شروع کریں جبکہ سنت غیر مؤکدہ اور نفل نماز کے پہلے قعدہ میں تشہد کے بعد درود شریف اور دعا بھی پڑھیں اور تیسری رکعت کے شروع میں ثناء بھی پڑھیں۔

س (۱۶۷)۔ باجماعت نماز میں مقتدی قیام میں کیا کیا پڑھے؟

(ج) جماعت سے نماز پڑھے تو پہلی رکعت کے قیام میں صرف ثناء پڑھے اور خاموش کھڑا رہے یونہی دیگر رکعتوں کے قیام میں بھی مقتدی کو قرأت نہیں کرنی چاہیے۔ رکوع سے اٹھتے وقت سمح اللہ من حمدہ صرف امام کہے اور مقتدی رہنا لک الحمد کہے۔

سوال (۱۶۸)۔ نماز کے فرائض کون کون سے ہیں؟

(ج) 1- تکبیر تحریمہ دراصل نماز کی شرائط میں سے ہے مگر اسے فرائض میں بھی شمار کیا جاتا ہے۔ اگر مقتدی نے لفظ ”اللہ“ امام کے ساتھ کہا لیکن ”اکبر“ کو امام سے پہلے ختم کر لیا تو نماز نہ ہوئی۔

2- قیام یعنی سیدھا کھڑا ہونا نماز میں فرض ہے، قیام اتنی دیر ہے جتنی دیر تک قرأت کی جائے۔

3- قرأت یعنی تمام حروف کا مخارج سے ادا کرنا نیز ایسے پڑھنا کہ اسے خود سن سکے، فرض ہے۔

4- رکوع بھی فرض ہے۔ بہتر ہے کہ کمر سیدھی ہو نیز سر اور پیٹھ یکساں اونچے ہوں۔

5- سجود یعنی ہر رکعت میں دو بار سجدہ کرنا فرض ہے۔ پیشانی اور ناک کی ہڈی کا زمین پر جتنا سجدہ کی حقیقت ہے اور ہر پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ لگنا شرط۔

6- قعدہ اخیرہ یعنی تمام رکعتیں پڑھ کر اتنی دیر بیٹھنا کہ پوری تشہد پڑھ لی جائے، فرض ہے۔

7- خروج بھُتْمِ یعنی آخری قعدہ کے بعد سلام پھیرنا فرض ہے۔

س (۱۶۹)۔ نماز کے واجبات کون کون سے ہیں؟

(ج) 1- تکبیر تحریمہ کے لیے ”اللہ اکبر“ کہنا، 2- فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں اور دیگر نمازوں کی ہر رکعت میں ایک بار پوری سورت فاتحہ پڑھنا، 3- فرض کی پہلی دو اور باقی نمازوں کی ہر رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد چھوٹی سورت یا ایک یا دو آیتیں تین چھوٹی آیات کے برابر پڑھنا، 4- قومہ یعنی رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا، 5- جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا، 6- سجدے میں پیشانی اور ناک دونوں کو زمین پر لگانا، 7- سجدے میں دونوں پاؤں کی تین تین انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگانا، 8- رکوع و سجدہ و قومہ و جلسہ میں کم از کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار ٹھہرنا، 9- قعدہ اولیٰ یعنی تین یا چار رکعت والی نماز میں دو رکعت کے بعد بیٹھنا، 10- دونوں قعدوں میں التحیات و تشہد پڑھنا، 11- پہلے قعدہ میں تشہد کے بعد کچھ نہ پڑھنا، 12- دو فرض یا دو واجب یا واجب و فرض کے درمیان تین تسبیح کے برابر وقفہ نہ ہونا، 13- دونوں طرف سلام پھیرتے وقت لفظ السلام کہنا۔

س (۱۷۰)۔ جماعت کی صورت میں مزید واجبات کون کون سے ہیں؟

(ج) جہری نماز یعنی فجر و مغرب و عشاء میں امام کو آواز سے قرأت کرنا، سری نماز یعنی ظہر و عصر میں امام کو آواز سے قرأت کرنا، امام بلند آواز سے تلاوت کرے یا آہستہ اس وقت مقتدیوں کا خاموش رہنا، سوائے قرأت کے تمام واجبات میں امام کی پیروی کرنا۔

س (۱۷۱)۔ نماز وتر میں دو اضافی واجبات کون کون سے ہیں؟

(ج) وتر میں دعائے قنوت پڑھنا اور دعائے قنوت سے قبل تکبیر کہنا۔

س (۱۷۲)۔ سجدہ سہو کب واجب ہوتا ہے؟ اس کا طریقہ کیا ہے؟

(ج) جب کوئی واجب بھول سے رہ جائے یا کمر ادا کر لیا جائے یا کسی فرض کی ادائیگی میں تاخیر ہو جائے تو سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے۔ سجدہ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ آخری

قعدے میں تشہد پڑھ کر دائیں طرف سلام پھیریں اور دو سجدے کر کے پھر تشہد، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر لیں۔

س (۱۷۳)۔ سورۃ فاتحہ اور چھوٹی سورت کے درمیان کتنا وقفہ ہو تو سجدہ سہو واجب ہوگا؟

(ج) اگر سورہ فاتحہ اور چھوٹی سورت پڑھنے کے درمیان تین بار سبحان اللہ کہنے کے برابر خاموش رہا تو سجدہ سہو واجب ہو گیا۔

س (۱۷۴)۔ قعدہ اولیٰ میں تشہد کے بعد کتنے الفاظ کہنے سے سجدہ سہو لازم ہوتا ہے؟

(ج) فرض، واجب اور مؤکدہ سنتوں کے قعدہ اولیٰ میں اگر تشہد کے بعد بھول کر اتنا کہہ لیا، اللھم صل علیٰ محمد یا اللھم صل علیٰ سیدنا تو سجدہ سہو واجب ہو گیا۔

س (۱۷۵)۔ نماز اور ستر عورت کے حوالے سے عورتوں کو کیا احتیاط ضروری ہے؟

(ج) نماز سے قبل اس بات کا اطمینان کر لینا چاہیے کہ انکے چہرے، ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں کے سوا تمام جسم دبیز کپڑے سے ڈھکا ہوا ہے۔ ایسا باریک کپڑا جس سے بدن کی رنگت جھلکتی ہو یا ایسا باریک دوپٹہ جس سے بالوں کی سیاہی چمکے، پہن کر نماز پڑھی تو نماز نہ ہوگی۔ گردن، کان، سر کے لٹکتے ہوئے بال اور کلائیوں چھپانا بھی فرض ہے۔

س (۱۷۶)۔ کن باتوں سے نماز ٹوٹ جاتی ہے؟

(ج) بھول کر یا جان بوجھ کر کسی سے کلام کرنا، کسی کو سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا، کسی عذر کے بغیر کھانسنے، کسی کی چھینک کا جواب دینا، نماز کی حالت میں کھانا پینا، بلا عذر سیدہ کو جہت کعبہ سے پھیرنا، وضو ٹوٹ جانا، نماز میں قرآن پاک دیکھ کر پڑھنا، قرأت یا اذکار میں سخت غلطی کرنا، دونوں ہاتھ سے ایسا کام کرنا جس سے دیکھنے والا سمجھے کہ یہ حالت نماز میں نہیں۔

س (۱۷۷)۔ نماز میں غیر متعلقہ کام کتنی بار کرنے سے نماز فاسد ہوتی ہے؟

(ج) کسی رکن میں کوئی غیر متعلقہ کام تین بار کرنا مفسد نماز ہے مثلاً ایک رکن میں تین بار کھجانی سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اس طرح کہ ایک بار کھجا کر ہاتھ ہٹا لیا پھر کھجایا اور ہاتھ ہٹا لیا پھر تیسری بار کھجایا اور ہاتھ ہٹا لیا۔ اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند مرتبہ کھجایا تو اسے ایک ہی مرتبہ شمار کیا جائے گا۔

س (۱۷۸)۔ نماز میں کون سے کام مکروہات میں سے ہیں؟

(ج) سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے کپڑا اٹھا لینا، کندھے پر رومال اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں، آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی ہونا، آسمان کی طرف نظریں اٹھانا یا ادھر ادھر دیکھنا، مرد کا سجدہ میں کلائیوں کو بچھانا، شلوار کا کپڑا نیچے کے پاس سے گھرنا، یا پتلون کے پانچے موڑ لینا، قمیض کے بٹن نہ لگانا کہ سیدہ کھلا رہے، نمازی کے آگے یادائیں بائیں یا سر پر تصویر کا ہونا، امام سے پہلے رکوع و سجود کرنا، قومہ اور جلسہ میں سیدھے ہونے سے پہلے سجدہ کو چلے جانا۔

س (۱۷۹)۔ سورتوں کی ترتیب کے اُلٹ قرآن پاک پڑھنا کیسا ہے؟

(ج) سورتوں کی ترتیب کے خلاف قرآن مجید پڑھنا مثلاً پہلی رکعت میں ”سورۃ الکافرون“ پڑھی ہو تو دوسری رکعت میں ”سورۃ الکوش“ پڑھنا مکروہ ہے کہ یہ ترتیب کے خلاف ہے۔

س (۱۸۰)۔ ننگے سر نماز پڑھنے کے متعلق کیا شرعی حکم ہے؟

(ج) ننگے سر نماز پڑھنا خلاف سنت ہے۔ سستی سے ننگے سر نماز پڑھنا یعنی ٹوپی پہننا بوجھ معلوم ہوتا ہو تو مکروہ تنزیہی ہے اور اگر نماز کی تحقیر مقصود ہے مثلاً یہ سمجھنا کہ ”نماز کوئی عظیم الشان چیز نہیں جس کے لیے ٹوپی پہنی جائے“ تو یہ کفر ہے اور خشوع و خضوع کے لیے برہنہ سر پڑھی تو مستحب ہے۔

س (۱۸۱)۔ نمازی کے آگے سے گزرنا کیسا ہے؟ اس پر کیا وعید ہے؟

(ج) نمازی کے آگے سے گزرنا سخت گناہ ہے۔ آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا، اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا جانتا کہ اس کا کیا گناہ ہے تو وہ سو برس کھڑا رہنا اس ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا۔

سوال (۱۸۲)۔ نمازی کے آگے سے گزرنا کب جائز ہے؟

(ج) اگر نمازی کے آگے سترہ ہو یعنی کوئی ایسی چیز جس سے آڑ ہو جائے تو سترہ کے بعد سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں۔ سترہ کم از کم ایک ہاتھ اونچا اور ایک انگلی کے برابر موٹا ہو۔

س (۱۸۳)۔ مسجد میں دنیاوی باتیں کرنے کے متعلق کیا حکم ہے؟

(ج) مسجد میں دنیاوی باتیں کرنا یا اونچی آواز سے گفتگو کرنا منع ہے۔ حدیث میں ہے کہ مسجد میں دنیاوی باتیں کرنا نیکوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جیسے آگ خشک لکڑیوں کو جلا دیتی ہے۔

س (۱۸۳)۔ مسجد میں کھانا پینا اور سونا کیسا ہے؟

(ج) مسجد میں کھانا پینا اور سونا مختلف کے سوا کسی کو جائز نہیں لہذا غیر مختلف اعتکاف کی نیت کر کے مسجد جائے اور کچھ ذکر الہی کرے یا نماز پڑھے، اب اسکے لیے ضرورتاً کھانا پینا جائز ہوگا۔

س (۱۸۵)۔ امامت کے لائق ہونے کے لیے کن صفات کا ہونا ضروری ہے؟

(ج) امامت کا مستحق وہ ہے جو صحیح العقیدہ اہل سنت و جماعت ہو، پرہیزگار ہو، طہارت و نماز کے احکام کو سب سے زیادہ جانتا ہو، اسے اتنا قرآن یاد ہو جو مسنون طور پر پڑھ سکے نیز قرآن کریم کے حروف مخارج سے ادا کر سکتا ہو۔

س (۱۸۶)۔ کن لوگوں کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی اور واجب الاعدادہ ہے؟

(ج) وہ بد مذہب جن کی بد مذہبی کفر کی حد کو نہ پہنچی اور وہ فاسق جو اعلانیہ کبیرہ گناہ کرتے ہیں جیسے بدکار، شرابی، جواری، سودخور، واڑھی منڈوانے یا ایک مشیت سے کم رکھنے والے، ان کو امام بنانا گناہ ہے اور ان کے پیچھے نماز، مکروہ تحریمی اور واجب الاعدادہ ہے۔

س (۱۸۷)۔ پہلی صف میں نماز پڑھنے کا کیا ثواب ہے؟

(ج) حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے، ”اگر لوگ جانتے کہ اذان اور پہلی صف کا کیا اجر و ثواب ہے تو ہر کوئی ان کا طلبگار ہوتا یہاں تک کہ وہ اس پر قرعہ اندازی کرتے“۔ (بخاری، مسلم)

س (۱۸۸)۔ اگر امام رکوع میں ہو تو رکعت کیسے ملے گی؟

(ج) اگر کسی نے امام کو رکوع کی حالت میں پایا تو یہ نیت کر کے سیدھے کھڑے رہنے کی حالت میں تکبیر تحریمہ کہے پھر دوسری تکبیر کہتا ہوا رکوع میں جائے۔ اگر پہلی تکبیر کہتا ہوا رکوع کی حد تک جھک گیا تو نماز نہ ہوگی۔ اگر امام کو رکوع میں پایا تو اسے رکعت مل گئی اور اگر امام نے رکوع سے سر اٹھا لیا تو یہ رکعت بعد میں ادا کرے۔

س (۱۸۹)۔ اگر پہلی رکعت رہ جائے تو اسے کیسے ادا کیا جائے گا؟

(ج) اگر کوئی پہلی رکعت کے رکوع کے بعد یا دوسری رکعت میں جماعت میں شریک ہو تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑے ہو کر ثناء، تعوذ، تسمیہ، سورہ فاتحہ اور چھوٹی سورت پڑھ کر پہلی رکعت مکمل کر کے قعدہ کرے اور نماز پوری کرے۔ چھوٹی ہوئی رکعت ادا ہو جائے گی۔

س (۱۹۰)۔ اگر دو رکعتیں رہ جائیں تو انہیں کیسے ادا کیا جائے گا؟

(ج) اگر چار رکعت نماز کی تیسری رکعت میں شریک ہو تو بعد میں دو رکعتیں مکمل طور پر پڑھے یعنی دونوں رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد چھوٹی سورت بھی پڑھے۔

س (۱۹۱)۔ اگر چوتھی رکعت کے رکوع سے پہلے شامل ہو تو تین رکعتیں کیسے ادا کرے؟

(ج) بعد میں کھڑا ہو کر ثناء، تعوذ، تسمیہ، سورہ فاتحہ اور سورت پڑھ کر پہلی رکعت مکمل کرے جو دراصل اسکی دوسری رکعت ہے اس لیے اس رکعت کے بعد قعدہ کرے اور صرف تشہد پڑھ کر کھڑا ہو جائے۔ اب چھوٹی ہوئی دوسری رکعت میں جو دراصل اسکی تیسری رکعت ہے، سورہ فاتحہ کے بعد سورت بھی پڑھے اور یہ رکعت پوری کر کے کھڑا ہو جائے پھر اپنی چھوٹی ہوئی تیسری رکعت پڑھے جس میں صرف تسمیہ اور سورہ فاتحہ پڑھے، آخر میں قعدہ کر کے سلام پھیر لے۔

س (۱۹۲)۔ اگر کوئی وتر میں دعائے قنوت پڑھنا بھول کر رکوع میں چلا گیا تو کیا کرے؟

(ج) دعائے قنوت پڑھنا اور اس کے لیے تکبیر کہنا بھی واجب ہے۔ اگر کوئی دعائے قنوت پڑھنا بھول کر رکوع میں چلا جائے تو وہ قیام کی طرف نہ لوٹے بلکہ آخر میں سجدہ سہو کر لے۔

س (۱۹۳)۔ نماز جمعہ چھوڑنے والے کے لیے کیا وعیدیں ہیں؟

(ج) آقا و مولیٰ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے، ”جو تین جمعے سستی کی وجہ سے چھوڑ دے گا اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دے گا (اور وہ غفلوں میں ہو جائے گا)“۔ (ابوداؤد، ترمذی) ایک اور روایت میں ہے کہ ”جو تین جمعے بلا عذر چھوڑے وہ منافق ہے“۔ (ابن خزیمہ)

س (۱۹۴)۔ ہر نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کن ایام میں مخالفین بھی کرتے ہیں؟

(ج) نویں ذی الحجہ کی فجر سے لے کر تیرہ تاریخ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی، ایک بار بلند آواز سے ”تکبیر تشریق“ کہنا واجب اور تین بار افضل ہے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْد۔

س (۱۹۵)۔ نماز جنازہ پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟

(ج) نماز جنازہ کا طریقہ یہ ہے کہ نیت کر کے اللہ اکبر کہہ کر ناف کے نیچے ہاتھ باندھ لیں اور ثناء پڑھیں، پھر ہاتھ اٹھائے بغیر اللہ اکبر کہیں اور درود شریف پڑھیں۔ بہتر

ہے کہ وہی درود پڑھیں جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اور اگر کوئی دوسرا درود پڑھا تب بھی حرج نہیں۔ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہیں اور دعا پڑھیں۔ پھر پچیس بار اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیں اور دونوں طرف سلام پھیر لیں۔

س (۱۹۶)۔ نماز جنازہ کے بعد دعائے گنگے کا ذکر کس حدیث میں ہے؟

(ج) آقا و مولیٰ علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے، ”جب تم میت کی نماز جنازہ پڑھ لو تو اب خاص اس کے لیے دعا کرو“۔ (مشکوٰۃ بحوالہ ابوداؤد، ابن ماجہ، بیہقی)

س (۱۹۷)۔ تراویح کی بیس رکعتیں ہیں، اس پر حدیث شریف سنائیے۔

(ج) امام بیہقی نے صحیح سند کے ساتھ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ لوگ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے۔

س (۱۹۸)۔ تراویح میں قرآن مجید ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ اسکی اجرت دینا کیسا ہے؟

(ج) امام وحافظ کے لیے ضروری ہے کہ قرآن کریم صحیح مخارج کے ساتھ اخلاص نیت سے پڑھے۔ اجرت دیکر تراویح پڑھوانا، ناجائز ہے۔ دینے والا اور لینے والا دونوں گناہگار ہیں۔

س (۱۹۹)۔ کیا توبہ کرنے سے قضا نمازیں معاف ہو جاتی ہیں؟

(ج) جی تو بہ سے قضا کرنے کا گناہ معاف ہو جاتا ہے البتہ توبہ اسی وقت صحیح ہوگی جب کہ چھوٹی ہوئی نماز کی قضا پڑھ لی جائے، اگر نماز کی قضا نہ پڑھی تو یہ توبہ قبول نہ ہوگی۔

سوال (۲۰۰)۔ قضا نمازیں ادا کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

(ج) جس کے ذمہ کئی سال کی قضا نمازیں ہوں اسے چاہیے کہ اپنے بالغ ہونے کی عمر (اندازاً ۱۲ سال) سے اس وقت تک کی نمازوں کا حساب لگائے اور پھر جب جب فرصت ملے انہیں ادا کرے۔ چونکہ قضا نمازیں نوافل سے اہم ہیں اس لیے نوافل اور غیر مؤکدہ سنتوں کی بجائے قضا پڑھتا رہے، البتہ تراویح اور بارہ رکعتیں سنت مؤکدہ نہ چھوڑے۔

سوال (۲۰۱)۔ قضا نمازوں کی نیت کیسے کی جائے؟

(ج) قضا نماز کی نیت یوں کی جائے مثلاً ”سب سے پہلی نماز فجر جو قضا ہوئی اسے ادا کرتا ہوں“۔ پھر جب دوسری نماز فجر کی قضا پڑھے تو یہی نیت کرے کیونکہ پہلی قضا نماز فجر تو ادا ہو چکی اس لیے اب دوسری نماز قضا نمازوں میں پہلی ہوگی، اسی طرح دیگر نمازوں کے لیے بھی یوں ہی نیت کرے۔

س (۲۰۲)۔ شرعاً مسافر کون ہے جسے نماز قصر کرنے کا حکم ہے؟

(ج) مسافر وہ شخص ہے جس کی مسافت ۵۷.۳۷۵ میل یا ۹۲.۳۳ کلومیٹر کے سفر کے ارادے سے اپنی بستی سے باہر نکل چکا ہو۔ مسافر اس وقت تک نمازیں قصر کرتا رہے گا جب تک اپنی بستی واپس نہ پہنچ جائے یا کسی مقام پر وہ پندرہ دن یا زائد قیام کا ارادہ نہ کر لے۔ وہ وہاں پوری نماز پڑھے گا چاہے بعد میں کسی وجہ سے وہاں پندرہ دن سے کم قیام کر سکے۔ اسی طرح اگر کسی جگہ پندرہ دن سے کم قیام کی نیت ہو مگر کسی وجہ سے وہاں پندرہ دن سے زائد ٹھہرنا پڑے پھر بھی وہ قصر کرے گا۔

س (۲۰۳)۔ مسافر کن نمازوں میں قصر کرے گا؟ اگر قصر نہ کرے تو کیا حکم ہے؟

(ج) مسافر پر واجب ہے کہ وہ چار رکعت والے فرض دو رکعت پڑھے۔ فجر، مغرب اور سنتوں میں کوئی قصر نہیں۔ اگر مسافر قصر نہ کرے گا تو گناہگار ہوگا۔

س (۲۰۴)۔ اگر امام مسافر ہو تو مقیم اسکے پیچھے نماز کیسے پڑھیں؟

(ج) اگر مسافر مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے تو چار رکعت ہی ادا کرے اور اگر مقیم لوگ مسافر امام کی اقتداء میں نماز ادا کریں تو امام کو چاہیے کہ وہ پہلے لوگوں کو اپنا مسافر ہونا بتادے پھر دو رکعت کے بعد سلام پھیر لے اور مقیم مقتدی کھڑے ہو کر بقیہ دو رکعتیں پڑھیں مگر قیام میں سورہ فاتحہ پڑھنے کی مقدار خاموش کھڑے رہیں۔

س (۲۰۵)۔ چلتی ٹرین میں نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

(ج) چلتی ٹرین پر نماز نہیں ہوتی اس لیے جب اسٹیشن پر گاڑی رکے، اس وقت نماز ادا کرے اور اگر نماز کا وقت جا رہا ہو تو جس طرح بھی ممکن ہو پڑھ لے پھر جب موقع ملے تو نماز کا اعادہ کرے۔ جو نماز سفر میں قضا ہوئی یا ناقص پڑھی گئی اسے لوٹانے میں ضروری ہے کہ اسے قصر ہی پڑھا جائے۔

س (۲۰۶)۔ قرآن میں آیات سجدہ کتنی ہیں؟ سجدہ تلاوت کیسے کیا جائے؟

(ج) قرآن کریم میں چودہ آیات ایسی ہیں جنہیں پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ اس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑے ہو کر یا بیٹھے ہوئے اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں جائیں اور کم از کم تین بار ”سبحان ربی الاعلیٰ“ کہیں پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھ جائیں۔ سجدہ تلاوت کے لیے اللہ اکبر کہتے وقت نہ ہاتھ اٹھائیں اور نہ بعد میں سلام پھیریں۔

س (۲۰۷)۔ تکبیرِ اولیٰ کہتے وقت ہاتھ کانوں تک اٹھائے جائیں، حدیث سنائیے۔

(ج) حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو بلند کرتے یہاں تک کہ وہ کانوں کے برابر ہو جاتے۔

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۶۸، نسائی ج ۱ ص ۱۰۲، ابن ماجہ ص ۶۲)

س (۲۰۸)۔ نماز میں ہاتھ ناف کے نیچے باندھنے چاہئیں، حدیث سنائیں۔

(ج) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، سنت یہ ہے کہ نماز میں ایک ہتھیلی کو دوسری ہتھیلی پر ناف کے نیچے رکھا جائے۔ (ابوداؤد ج ۱ ص ۴۸۰، مسند احمد ج ۱ ص ۱۱۰، سنن دار

قطنی ج ۱ ص ۲۸۶، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۳۹۱، زجاجہ المصنوع ج ۱ ص ۵۸۴)

س (۲۰۹)۔ جب امام قرأت کرے تو مقتدی خاموش رہیں، حدیث سنائیں۔

(ج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا کریم ﷺ نے فرمایا، جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔ امام مسلم نے فرمایا، یہ حدیث صحیح ہے۔ (صحیح مسلم ج ۱

ص ۱۷۴)

س (۲۱۰)۔ جہری نماز ہو یا سری، مقتدی قرأت نہ کرے، کیوں؟

(ج) حضور ﷺ نے فرمایا، جو امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأت ہی اسکی قرأت ہے۔

(مسند امام اعظم ص ۱۰۲، ابن ماجہ ص ۶۱، سنن دارقطنی ج ۱ ص ۳۲۴، مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۱۳۶) یہ حدیث صحیح ہے اور اسکے راوی بخاری و مسلم کی شرط کے موافق

ہیں۔ (زجاجہ المصنوع)

س (۲۱۱)۔ امام اور مقتدی دونوں کو آمین آہستہ کہنی چاہیے، احادیث سنائیں۔

(ج) حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے جب نماز میں ولا الضالین پڑھا تو آہستہ آواز میں آمین کہی۔ (جامع ترمذی

جلد ۱ ص ۶۳)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، امام کو چار چیزیں آہستہ کہنی چاہئیں۔ ثناء (سبحانک اللہم)، تعوذ (اعوذ باللہ)، تسمیہ (بسم اللہ) اور آمین۔ (مصنف امام عبدالرزاق،

ج ۲ ص ۸۷)

س (۲۱۲)۔ نماز میں رفع یدین منسوخ ہے، حدیث سنائیں۔

(ج) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقا و مولیٰ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا، ”میں دیکھتا ہوں کہ تم نماز کے دوران رفع یدین کرتے ہو جیسے

سرکش گھوڑے اپنی ڈنڈ میں ہلاتے ہیں، نماز سکون سے ادا کیا کرو۔“ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۸۱، سنن نسائی ج ۱ ص ۱۷۶)

س (۲۱۳)۔ بیس رکعت تراویح اور تین وتر ہونے پر حدیث سنائیے۔

(ج) حضرت یزید بن رومان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں رمضان میں لوگ تیس (۲۳) رکعت (۲۰ تراویح اور ۳ وتر) ادا کرتے تھے۔

(موطا امام مالک باب ماجاء فی قیام رمضان)

باب سوم: روزے اور زکوٰۃ کے مسائل

سوال (۲۱۴)۔ روزہ سے کیا مراد ہے؟

(ج) صبح صادق سے سورج غروب ہونے تک رضائے الہی کی نیت سے کھانے پینے اور گناہوں سے باز رہنے کا نام روزہ ہے۔

سوال (۲۱۵)۔ روزوں کی فرضیت کا مقصد کیا ہے؟

جواب: ارشادِ باری تعالیٰ ہوا، ”اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے انگوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے۔“ (البقرة: ۱۸۳، کنز الایمان)

معلوم ہوا کہ روزوں کی فرضیت کا مقصد تقویٰ اور پرہیزگاری حاصل کرنا ہے۔

سوال (۲۱۶)۔ جو روزہ رکھ کر برے کام نہ چھوڑے، اسکے متعلق کیا حکم ہے؟

(ج) آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا، ”جو روزے دار بری بات کہنا اور برے کام کرنا نہ چھوڑے، اللہ تعالیٰ کو اسکے بھوکے پیاسے رہنے کی کچھ پروا نہیں۔“ ایک اور ارشاد ہے،

”روزہ محض کھانے پینے سے باز رہنے کا نام نہیں بلکہ روزہ کی اصل یہ ہے کہ لغو اور بیہودہ باتوں سے بچا جائے۔“

سوال (۲۱۷)۔ اگر روزہ دار بھول کر کھانی لے تو کیا روزہ ٹوٹ جائے گا؟

(ج) بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن جب یاد آ جائے تو فوراً رک جائے اور جو چیز منہ میں ہو، اسے منہ سے نکال دے۔ اگر اسے نگل لیا تو روزہ ٹوٹ جائے

گا۔

س (۲۱۸)۔ اگر کوئی چیز دانتوں میں پھنسی تھی اور اسے نکل لیا تو کیا حکم ہے؟

(ج) دانتوں میں کوئی چیز چنے کے برابر یا زیادہ ہو تو اسے نکل لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

س (۲۱۹)۔ اگر روزے میں قے ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

(ج) اگر بلا ارادہ قے آجائے تو کوئی حرج نہیں البتہ قصداً منہ بھر کر قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے جبکہ روزہ دار ہونا یاد ہو۔

س (۲۲۰)۔ غذا کے علاوہ کن چیزوں کا ذائقہ محسوس ہو تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

(ج) آنسو یا پسینہ منہ چلا جائے اور اسکی نمکینی پورے منہ میں معلوم ہو تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر دانتوں سے خون نکلے اور اس کا ذائقہ حلق میں محسوس ہو تو بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

س (۲۲۱)۔ اگر کوئی چیز غلطی سے حلق سے نیچے اتر گئی تو کیا حکم ہے؟

(ج) اگر روزہ دار ہونا یاد ہو اور گھٹی کرتے ہوئے پانی بلا ارادہ حلق سے نیچے اتر جائے یا ناک میں پانی چڑھاتے ہوئے دماغ تک پہنچ جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

س (۲۲۲)۔ جان بوجھ کر کھانے پینے اور غلطی سے کھانے پینے میں کیا فرق ہے؟

(ج) قصداً کھانے پینے سے روزہ کی قضا اور کفارہ دونوں لازم ہونگے جبکہ غلطی سے کھانے پینے کی صورت میں صرف قضا لازم ہوگی۔

سوال (۲۲۳)۔ روزہ توڑنے کا کفارہ کیا ہے؟

(ج) روزے کا کفارہ یہ ہے کہ مسلسل ساٹھ روزے رکھے جائیں۔

س (۲۲۴)۔ روزہ کن کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے؟

(ج) جان بوجھ کر یا غلطی سے کھانے پینے سے یا جماع کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ آنکھ یا کان یا ناک میں دوائی ڈالنے سے نیز کان میں تیل ڈالنے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

س (۲۲۵)۔ اگر سحری کھانے کے دوران وقت ختم ہو جائے تو کیا کرے؟

(ج) اگر کھانے پینے کے دوران سحری کا وقت ختم ہو جائے تو نوالہ اگل دینا چاہیے اسے نکل لینے سے روزہ نہیں ہوگا۔ اگر بعد میں معلوم ہوا کہ وقت ختم ہو چکا تھا تو بھی روزہ نہ ہوا، قضا لازم ہے۔

س (۲۲۶)۔ روزے میں کیا کیا باتیں مکروہ ہیں؟

(ج) جھوٹ، غیبت، چغلی، گالی، بیہودہ گفتگو یا کسی کو تکلیف دینے سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔ روزے میں بار بار تھوکتنا، منہ میں تھوک اکٹھا کر کے نکل لینا اور کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا بھی مکروہ ہے۔ یوں ہی استنجا کرنے میں مبالغہ کرنا بھی مکروہ ہے یعنی روزے دار کو استنجا کرنے میں نیچے کوزہ نہیں دینا چاہیے۔

سوال (۲۲۷)۔ کن کن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا؟

(ج) بھول کر کھانے پینے یا جماع کرنے سے، بے اختیار قے آ جانے سے خواہ تھوڑی ہو یا زیادہ، کان میں پانی چلے جانے سے یا احتلام ہونے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اسی طرح کھسی، دھواں یا گرد حلق میں چلی جائے تو بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ روزے میں تیل یا سرمہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

سوال (۲۲۸)۔ روزے میں مسواک اور ٹوتھ پیسٹ کا حکم ہے؟

(ج) مسواک کرنا جائز ہے مگر ٹوتھ پیسٹ جائز نہیں کیونکہ اس کا ذائقہ حلق میں پہنچتا ہے۔

سوال (۲۲۹)۔ اگر کوئی روزے رکھنے پر قادر نہ ہو تو کیا کرے؟

(ج) اگر روزے رکھنے پر قدرت نہ ہو یعنی کوئی بیمار ہے اور اچھے ہونے کی کوئی امید نہیں یا زیادہ بڑھاپے کے باعث روزے رکھنا ممکن نہیں تو ساٹھ مساکین کو پیٹ بھر کر دونوں وقت کھانا کھلانے سے کفارہ ادا ہوگا۔ یا پھر ہر مسکین کو صدقہ فطر کے برابر رقم دے دی جائے۔

سوال (۲۳۰)۔ زکوٰۃ کی اہمیت قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کیجیے۔

(ج) زکوٰۃ فرض ہے، اس کا نہ دینے والا فاسق اور قتل کا مستحق ہے، اور اسے ادا کرنے میں تاخیر کرنے والا گناہگار ہے۔ قرآن کریم میں بیسٹا مرتبہ زکوٰۃ دینے کا حکم دیا گیا۔ آقا و مولیٰ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے، ”خشکی اور تری میں جو مال برباد ہوتا ہے وہ زکوٰۃ نہ دینے کے باعث برباد ہوتا ہے“۔ ایک اور ارشاد ہے، ”جو قوم زکوٰۃ نہ دے اللہ تعالیٰ اسے قحط میں مبتلا فرما دیتا ہے“۔

سوال (۲۳۱)۔ صاحب نصاب کون ہوتا ہے؟

(ج) جو شخص نصاب کے برابر مال کا مالک ہو اور وہ مال حاجتِ اصلیہ کے علاوہ ہو، وہ صاحب نصاب ہے۔ اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ زندگی بسر کرنے کے لیے جس چیز کی

ضرورت ہو وہ حاجتِ اصلیہ ہے اس پر زکوٰۃ نہیں۔ جیسے رہنے کا مکان، سردی گرمی میں پہننے کے کپڑے، خانہ داری کے سامان، سواری کے ہارن وغیرہ کی جگہ۔ آلات، پیشہ وروں کے اوزار، اہل علم کے لیے ضرورت کی کتابیں، کھانے کے لیے اناج وغلہ۔

سوال (۲۳۲)۔ زکوٰۃ کے نصاب سے کیا مراد ہے؟ زکوٰۃ کی مقدار کتنی ہے؟

(ج) زکوٰۃ کا نصاب ساڑھے سات تولے سونا یا ساڑھے باؤن تولے چاندی ہے۔ اگر کسی کے پاس ساڑھے سات تولے سونا یا ساڑھے باؤن تولے چاندی یا ان میں سے کسی کی قیمت کے برابر رقم ہو جو حاجتِ اصلیہ سے زائد ہو اور اس پر سال گزر جائے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ زکوٰۃ کل مال کا ڈھائی فیصد (2.5%) ادا کرنا واجب ہے۔

سوال (۲۳۳)۔ اگر کسی کے پاس کوئی ایک نصاب پورا نہ ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

(ج) کسی کے پاس کچھ سونا اور کچھ چاندی ہے اور دونوں کی مقدار نصاب سے کم ہے تو دونوں کی مالیت کا حساب کریں، اگر کل رقم ملا کر کم مالیت والے نصاب یعنی ساڑھے باؤن تولے چاندی کی قیمت کے برابر ہو تو زکوٰۃ واجب ہے۔ اسی طرح اگر نصاب سے کم سونا اور کچھ روپے ہیں تو سونے کی مالیت نکالیں، اگر مالیت اور نقد رقم ملا کر ساڑھے باؤن تولے چاندی کی مالیت کے برابر ہو تو بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

سوال (۲۳۴)۔ اگر کسی پر حق مہر یا معادی قرض ہو تو کیا وہ زکوٰۃ دے گا؟

(ج) جو قرض معادی ہو وہ زکوٰۃ سے نہیں روکتا۔ چونکہ عادی مہر کی رقم کا مطالبہ نہیں ہوتا اس لیے شوہر کے ذمہ کتنا ہی مہر کیوں نہ ہو، اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ البتہ اگر کسی پر قرض ہو اور وہ قرض ادا کرنے کے بعد مالکِ نصاب نہیں رہتا تو اس پر زکوٰۃ نہیں۔

سوال (۲۳۵)۔ کیا مالی تجارت پر بھی زکوٰۃ ہے؟

(ج) جی ہاں! مالی تجارت پر بھی زکوٰۃ ہے جبکہ اس کی قیمت کم از کم نصاب کے برابر ہو۔ اگر سامان تجارت کی قیمت نصاب کو نہیں پہنچتی مگر اسکے پاس مالی تجارت کے علاوہ سونا اور چاندی بھی ہے تو ان تینوں کی مالیت جمع کریں اگر مجموعہ نصاب کو پہنچے تو زکوٰۃ واجب ہے۔ اگر کسی کے چار بیٹے ہیں اور اس نے انہیں دینے کی ضرورت سے چار مکان خریدے تو ان پر زکوٰۃ نہیں۔ اگر کوئی مکان یا پلاٹ بیچنے کی نیت سے لیا تو اس پر زکوٰۃ ہے۔

سوال (۲۳۶)۔ عورت جو زیور پہنتی ہے اس کی زکوٰۃ کس کے ذمہ ہے؟

(ج) وہ زیور جو عورت کی ملکیت ہے یا اسکے شوہر نے اس کی ملکیت کر دیا، اس کی زکوٰۃ شوہر کے ذمہ نہیں اگرچہ وہ مالدار ہو اور نہ اس کی زکوٰۃ نہ دینے کا شوہر پر کوئی گناہ۔ اور وہ زیور جو شوہر نے صرف پہننے کو دیا اور اپنی ہی ملکیت رکھا جیسا کہ بعض گھرانوں میں رواج ہے تو اس کی زکوٰۃ بیشک مرد کے ذمہ ہے جبکہ وہ زیور خود یا دوسرے مال سے مل کر نصاب کو پہنچے۔

سوال (۲۳۷)۔ زکوٰۃ کے سال کا حساب کس طرح کیا جائے؟

(ج) چاند کی تاریخ کے حساب سے جس تاریخ اور جس وقت کوئی صاحبِ نصاب ہوا، جب سال گزر کر وہی تاریخ اور وقت آئے گا اس پر فوراً زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہوگا۔ اب وہ جتنی دیر کرے گناہگار ہوگا۔ اس لیے زکوٰۃ سال پورا ہونے سے پہلے ہی ادا کرنی چاہیے۔ سال پورا ہونے پر اس رقم کا حساب کر لیا جائے، جو رقم کم ہو فوراً دیدی جائے اور اگر زیادہ دیدی ہو تو اسے آئندہ سال کے حساب میں شمار کر لیا جائے۔

سوال (۲۳۸)۔ زکوٰۃ کن رشتہ داروں کو نہیں دی جاسکتی؟

(ج) مرد یا عورت جن کی اولاد میں خود ہے یعنی ماں باپ، دادا دادی، نانائانی وغیرہ اور جو ان کی اولاد میں ہے یعنی بیٹا بیٹی، پوتا پوتی، نواسہ نواسی وغیرہ اور شوہر یا بیوی؛ ان کو زکوٰۃ اور صدقہ فطر دینا جائز نہیں البتہ انہیں نفلی صدقہ دینا بہتر ہے۔

سوال (۲۳۹)۔ کن رشتہ داروں کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟

(ج) جو عزیز شرعاً حاجت مند ہوں جیسے بہن بھائی، بھتیجا بھتیجی، بھانجا بھانجی، ماموں خالہ، چچا پھوپھی وغیرہ زکوٰۃ کا بہترین مصرف ہیں کہ انہیں صلہ رحمی کا ثواب بھی ہوگا۔ نیز نفس پر بار بھی نہیں ہوگا کیونکہ آدمی اپنے گئے بہن بھائی یا ان کی اولاد کو دینا گویا اپنے ہی کام میں استعمال کرنا سمجھتا ہے۔

سوال (۲۴۰)۔ کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے؟

(ج) جس کے پاس مال ہو مگر نصاب سے کم ہو یا وہ اتنا مقروض ہو کہ قرض نکالنے کے بعد صاحبِ نصاب نہ رہے، وہ فقیر ہے۔ اسے اور مسکین کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو اور وہ کھانے اور پہننے کے لیے مانگنے کا محتاج ہو۔ فقیر کو مانگنا جائز ہے جبکہ مسکین کو جائز ہے۔

سوال (۲۴۱)۔ کیا مالدار مسافر کو زکوٰۃ دینا جائز ہے؟

(ج) ایسے مسافر کو زکوٰۃ دینا جائز ہے جس کے پاس اپنے گھر میں تو مال ہو مگر سفر میں اسکے پاس کچھ نہ ہو۔ وہ بقدر ضرورت مال لے سکتا ہے۔

سوال (۲۳۲)۔ زکوٰۃ دینے میں نیت کی کیا اہمیت ہے؟

(ج) زکوٰۃ ادا کرنے کے لیے نیت ضروری ہے۔ اگر سال بھر خیرات کی، بعد میں نیت کی کہ جو دیا زکوٰۃ ہے، اس طرح زکوٰۃ ادا نہ ہوئی۔

سوال (۲۳۳)۔ کیا مستحق کو دینے میں زکوٰۃ کا بتانا ضروری ہے؟

(ج) زکوٰۃ دینے میں یہ بتانا ضروری نہیں کہ یہ زکوٰۃ ہے اس لیے دل میں زکوٰۃ کی نیت کر کے مستحق عزیزوں کو مالی مدد یا عیدی وغیرہ کے طور پر بھی زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔

سوال (۲۳۴)۔ دینی مدارس کے طلباء کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

(ج) وہ طالب علم جو علم دین پڑھتے ہیں انہیں بھی زکوٰۃ دے سکتے ہیں بلکہ طالب علم سوال کر کے بھی زکوٰۃ لے سکتا ہے جبکہ اس نے خود کو اسی کام کے لیے فارغ کر رکھا ہو کر چھٹا ہو۔ دینی طلباء کو زکوٰۃ دینے کا اجر زیادہ ہے کیونکہ یہ صدقہ جاریہ ہے۔

سوال (۲۳۵)۔ گمراہ و بد مذہب کو زکوٰۃ دینے کا کیا حکم ہے؟

(ج) بد مذہب کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں جو زبان سے تو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن خدا و رسول کی شان گھٹاتے یا کسی اور دینی ضرورت کا انکار کرتے ہیں۔ انکو دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

سوال (۲۳۶)۔ صدقہ فطر کی مقدار کیا ہے؟ اسے کب تک ادا کرنا چاہیے؟

(ج) دو کلو گرام گندم یا اسکی قیمت فی کس صدقہ فطر ہے۔ ہر مالکِ نصاب کو چاہیے کہ وہ اپنے اہل و عیال کی طرف سے نماز عید سے پہلے ادا کر دے۔ بہتر ہے کہ رمضان میں ہی دیدے۔

سوال (۲۳۷)۔ قربانی کس پر واجب ہے؟

(ج) ہر غنی مرد و عورت پر جو نصاب کے برابر مال کا مالک ہو، قربانی واجب ہے۔

سوال (۲۳۸)۔ کن جانوروں کی قربانی جائز ہے؟

(ج) اونٹ گائے بھینس بکرا دنبہ زروادہ خسی وغیرہ خسی سب کی قربانی جائز ہے۔ اونٹ کی عمر ۵ سال گائے بیل کی عمر ۲ سال اور بکرا دنبہ کی عمر ایک سال سے کم نہ ہو البتہ دنبہ یا بھیڑ کا ۶ ماہ کا بچہ اگر اتنا فرہ ہو کہ دیکھنے میں سال کا معلوم ہوتا ہو تو اسکی قربانی جائز ہے۔

سوال (۲۳۹)۔ گائے وغیرہ میں کتنے شریک ہو سکتے ہیں؟ کیا عقیقہ والا شریک ہو سکتا ہے؟

(ج) زیادہ سے زیادہ سات لوگ شریک ہو سکتے ہیں اور سات سے کم ہوں تو بھی حرج نہیں۔ ان سب کی نیت ثواب کی ہونی چاہیے اس لیے عقیقہ کا حصہ بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔

سوال (۲۴۰)۔ قربانی کی کھال کسے دینی چاہیے اور کسے نہیں؟

(ج) قربانی کی کھال اہلسنت کے کسی مدرسہ کو دینی چاہیے، کسی مستحق غریب کو بھی دے سکتے ہیں البتہ قصائی کو مزدوری میں دینا جائز نہیں اور نہ ہی کسی بد مذہب کو دینا جائز ہے۔

باب چہارم: شعائر اہل سنت

سوال (۲۴۱)۔ بدعت کسے کہتے ہیں؟ لغوی اور شرعی معنی بتائیں۔

(ج) بدعت کے لغوی معنی ”نئی چیز ایجاد کرنے“ کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں ہر وہ بات جو نبی کریم ﷺ کے زمانہ اقدس کے بعد پیدا ہو، بدعت ہے۔

سوال (۲۴۲)۔ بدعت کی کتنی قسمیں ہیں؟

(ج) بدعت کی دو قسمیں ہیں، سیئہ اور حسنہ یعنی اچھی اور بری بدعت۔

س (۲۴۳)۔ حدیث کی روشنی میں بدعت حسنہ کی وضاحت کریں۔

(ج) بدعت حسنہ وہ نیا کام ہے جس کی اصل شریعت سے ثابت ہو اور وہ دین کے لیے فائدہ مند ہو۔ ایسی بدعت مستحب بلکہ سنت بلکہ واجب تک ہوتی ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تراویح کی نسبت فرماتے ہیں، نِعْمَةُ الْبِدْعَةِ هَذِهِ (صحیح مسلم) یہ اچھی بدعت ہے حالانکہ تراویح سنت مؤکدہ ہے۔ اسی طرح ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نماز چاشت کو عمدہ بدعت فرمایا۔

س (۲۴۴)۔ بدعت حسنہ کے طور پر رہبانیت کا ذکر سورۃ الحمد یٰٰ کی آیت ۲۷ میں آیا ہے، اس آیت کا ترجمہ بتائیے۔

(ج) ارشاد باری تعالیٰ ہے، ”اور راہب بننا، تو یہ بات انہوں نے دین میں اپنی طرف سے نکالی، ہم نے ان پر مقرر نہ کی تھی، ہاں یہ بدعت انہوں نے اللہ کی رضا چاہنے کو پیدا کی پھر اسے نہ نباہا جیسا کہ اسکے نباہنے کا حق تھا، تو انکے ایمان والوں کو ہم نے ان کا ثواب عطا کیا“۔ (کنز الایمان)

س (۲۴۵)۔ تفسیر خزائن العرفان سے اس آیت کی تفسیر بیان کیجیے۔

(ج) مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی قدس سرہ فرماتے ہیں، اس آیت سے معلوم ہوا کہ بدعت یعنی دین میں کسی بات کا نکالنا اگر وہ بات نیک ہو اور اس سے رخصتے ہیں مقصود ہو تو بہتر ہے، اس پر ثواب ملتا ہے اور اسکو جاری رکھنا چاہیے، ایسی بدعت کو بدعتِ حسنہ کہتے ہیں۔ البتہ دین میں بری بات نکالنا بدعتِ سیئہ کہلاتا ہے وہ ممنوع اور ناجائز ہے۔

س (۲۵۶)۔ اپنی طرف سے کوئی نیک کام کرنے کے متعلق قرآن کا کیا حکم ہے؟

(ج) اپنے دل کی خوشی سے کوئی اچھا کام کرنا ”تکلف“ کہلاتا ہے اسے فقہی اصطلاح میں مستحب کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوا، ”جو کوئی اپنی خوشی سے کرے کچھ نیکی، تو اللہ قدردان ہے سب کچھ جاننے والا“۔ (البقرہ: ۱۵۸) دوسری جگہ فرمایا گیا، ”پھر جو خوشی سے نیکی کرے تو اچھا ہے اسکے واسطے“۔ (البقرہ: ۱۸۳) معلوم ہوا کہ مومن اپنی خوشی سے کوئی بھی اچھا کام اختیار کر سکتا ہے خواہ وہ کام نیائی کیوں نہ ہو۔

س (۲۵۷)۔ حدیث کی روشنی میں بدعتِ سیئہ کی وضاحت کریں۔

(ج) بدعتِ سیئہ یعنی بری بدعت وہ ہے جو شریعت کے مخالف ہو اور جس کی دین میں کوئی اصل یا بنیاد نہ ہو۔ یہ بدعت مکروہ یا حرام ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے، جس نے ہمارے دین میں وہ چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں، وہ مردود ہے۔ (بخاری)

س (۲۵۸)۔ حدیث میں ہے کہ بدترین امور وہ ہیں جو نئے ایجاد ہوں اور ہر نیا کام گمراہی ہے۔ اس سے کیا مراد ہے؟

(ج) اس سے وہ نئے کام مراد ہیں جو سنت کے خلاف ایجاد ہوں جیسا کہ ایک اور حدیث میں ہے، جب کوئی قوم بدعت ایجاد کرتی ہے تو اسکے مطابق سنت اٹھالی جاتی ہے۔ (مشکوٰۃ) یہی بدعتِ سیئہ ہے ورنہ بدعتِ حسنہ تو کئی احادیث سے ثابت ہے۔

س (۲۵۹)۔ کیا بدعت کے بُری ہونے کے لیے دو صحابہ کے بعد ہونا شرط ہے؟

(ج) بدعت کے بُری ہونے کے لیے دو صحابہ کے بعد ہونا شرط نہیں چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے تقدیر کے منکر کو بدعتی قرار دیا اور اسے سلام کرنے سے منع فرمادیا۔ (ترمذی، ابوداؤد) اسی طرح ایک صحابی نے اپنے بیٹے کو نماز میں بلند آواز سے بسم اللہ پڑھتے سن کر فرمایا، یہ بدعت ہے، اس سے بچو۔ (اقامۃ القیامۃ)

س (۲۶۰)۔ اسلامی تاریخ کی پہلی اچھی بدعت قرآن مجید کا کتابی صورت میں جمع کرنا ہے۔ حدیث شریف کا خلاصہ سنائیے۔

(ج) صحیح بخاری جلد دوم میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ان سے عرض کی، جنگ یمامہ میں کثیر حفاظ صحابہ شہید ہو گئے، اگر یونہی جنگوں میں حافظ شہید ہوتے رہے تو قرآن کی حفاظت مسئلہ بن جائے گی اس لیے میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن کو کتابی صورت میں جمع کرنے کا حکم دیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں وہ کام کس طرح کروں جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا؟ آپ نے عرض کی، اگرچہ یہ کام حضور ﷺ نے نہیں کیا مگر خدا کی قسم یہ کام بہتر ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عمر (رضی اللہ عنہ) زور دیتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لیے میرا سینہ کھول دیا اور میں انکی رائے سے متفق ہو گیا۔ پھر آپ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بلا کر اس کام کا حکم دیا تو انہوں نے بھی یہی عرض کی، آپ وہ کام کیوں کرتے ہیں جو آقا ﷺ نے نہیں کیا؟ اس پر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، خدا کی قسم یہ کام بھلائی کا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انکا سینہ بھی کھول دیا اور انہوں نے قرآن عظیم جمع کیا۔

س (۲۶۱)۔ اس حدیث پاک سے بدعت کے متعلق کیا اصول واضح ہوتا ہے؟

(ج) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، جب زید بن ثابت نے صدیق اکبر اور صدیق اکبر نے فاروق اعظم (رضی اللہ عنہم) پر اعتراض کیا تو ان حضرات نے یہ جواب نہ دیا کہ دین میں نئی بات نکالنے کی ممانعت تو پچھلے زمانہ میں ہوگی۔ ہم صحابہ ہیں اس لیے ہمارے زمانے میں ممانعت نہیں بلکہ یہی جواب دیا کہ یہ کام اگرچہ حضور ﷺ نے نہ کیا مگر یہ بھلائی کا کام ہے اس لیے ناجائز نہیں ہو سکتا۔

س (۲۶۲)۔ اچھی بدعت پر ثواب اور بری بدعت پر گناہ کا ذکر کس حدیث میں ہے؟

(ج) حضور کا ارشاد ہے، ”جس نے اسلام میں اچھا طریقہ ایجاد کیا تو اسکے لیے اسکا ثواب ہے اور اسکے بعد اس پر عمل کرنے والوں کی مثل بھی اسے ثواب ہوگا اور ان بعد والوں کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ اور جس نے اسلام میں برا طریقہ ایجاد کیا اس پر اسکا گناہ ہے اور اسکے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا بھی گناہ ہوگا جبکہ ان بعد والوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔“۔ (مسلم)

س (۲۶۳)۔ بدعت کے متعلق دو محدثین کرام کے اقوال بتائیے۔

(ج) امام عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، بدعت اگر کسی ایسی اصل کے تحت ہے جسکی خوبی شرع سے ثابت ہے تو وہ اچھی ہے اور اگر کسی ایسی چیز کے تحت ہے جس کی برائی شرع سے ثابت ہے تو وہ بُری ہے اور جو دونوں سے متعلق نہ ہو وہ مباح ہے۔ (فتح الباری شرح بخاری)

محدث علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، ”بدعت یا تو واجب ہے جیسے کہ علم نحو کا سیکھنا اور اصول فقہ کا جمع کرنا؛ اور یا حرام ہے جیسے کہ جبریہ مذہب؛ اور یا مستحب ہے جیسے کہ مسجدوں کو فخریہ زینت دینا؛ اور یا جائز ہے جیسے فجر کی نماز کے بعد مصافحہ کرنا اور عمدہ عمدہ کھانوں اور شربتوں میں وسعت کرنا“۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ)

س (۲۶۴)۔ اگر بدعاتِ حسنہ اور سیئہ کا فرق نہ کیا جائے تو کیا فتنہ پیدا ہوگا؟

(ج) تو موجودہ دور کے بیشتر کام جو ثواب سمجھ کر کیے جاتے ہیں معاذ اللہ حرام قرار پائیں گے حالانکہ محفل میلاد کو بدعت و حرام کہنے والے خود ان کاموں کو ثواب کا باعث

س (۲۷۸)۔ حضور ﷺ کی ولادت کے وقت چراغاں ہونے کی ایک اور حدیث سنائیے؟

(ج) حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی والدہ فرماتی ہیں، ”جب آپ ﷺ کی ولادت ہوئی میں خانہ کعبہ کے پاس تھی، میں نے دیکھا کہ خانہ کعبہ نور سے روشن ہو گیا اور ستارے زمین کے اتنے قریب آ گئے کہ مجھے یہ گمان ہوا کہ کہیں وہ مجھ پر گر نہ پڑیں۔“

س (۲۷۹)۔ یہ حدیث کن کتابوں میں ہے؟ جلد اور صفحہ بھی بتائیے۔

(ج) سیرت حلبیہ ج ۱ ص ۹۴، خصائص کبریٰ ج ۱ ص ۴۰، زرقانی علی المواہب ج ۱ ص ۱۱۶۔

س (۲۸۰)۔ سیرت حلبیہ میں ہے کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی ولادت کے وقت تین جھنڈے دیکھے، حدیث بتائیے؟

(ج) حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، ”میں نے تین جھنڈے دیکھے، ایک مشرق میں گاڑا گیا تھا دوسرا مغرب میں اور تیسرا جھنڈا خانہ کعبہ کی چھت پر لہرا رہا تھا۔“ یہ

حدیث ”الوفا“ میں محدث ابن جوزی نے بھی روایت کی ہے۔

پا حوال

”الوفا“

المصطفیٰ

س (۲۸۱)۔ ہجرت کے موقع پر اہلیانِ مدینہ نے جلوس کی صورت میں استقبال کیا، انکا نعرہ کیا تھا؟

(ج) حدیث شریف میں ہے کہ مرد اور عورتیں گھروں کی چھتوں پر چڑھ گئے اور بچے اور خدام گلیوں میں پھیل گئے، یہ سب با آواز بلند کہہ رہے تھے، یا محمد یا رسول اللہ، یا محمد یا رسول اللہ (ﷺ)

س (۲۸۲)۔ اس حدیث کا حوالہ دیجیے۔

(ج) صحیح مسلم جلد دوم باب الحجرة۔

س (۲۸۳)۔ ”ربیع الاول میں تمام اہل اسلام ہمیشہ سے میلاد کی خوشی میں محافل منعقد کرتے رہے ہیں۔ محفل میلاد کی یہ برکت مجرب ہے کہ اسکی وجہ سے سارا سال امن سے گزرتا ہے اور ہر مرد اور عورتیں گھروں کی چھتوں پر چڑھ گئے اور بچے اور خدام گلیوں میں پھیل گئے، یہ سب با آواز بلند کہہ رہے تھے، یا محمد یا رسول اللہ، یا محمد یا رسول اللہ (ﷺ)

(ج) شارح بخاری امام قسطلانی رحمہ اللہ نے یہ کلام مواہب الدنیہ ج ۱ ص ۲۷ پر تحریر کیا۔

س (۲۸۴)۔ ”اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمتیں نازل فرمائے جس نے ماہ میلاد کی ہر رات کو عید بنا کر ایسے شخص پر شدت کی جس کے دل میں مرض و عناد ہے۔“ یہ مضمون کس محدث نے تحریر کیا؟ کتاب کا نام بھی بتائیے۔

(ج) یہ مضمون بھی شارح بخاری امام قسطلانی رحمہ اللہ نے مواہب الدنیہ ج ۱ ص ۲۷ پر تحریر کیا۔

س (۲۸۵)۔ ایک عالم نے خط کی وجہ سے بھنے ہوئے چنے میلاد شریف پر تقسیم کیے۔ خواب میں آقا کریم ﷺ کی زیارت ہوئی تو انہیں یہ بخود خوش دیکھا اور وہ چنے بھی بارگاہِ نبوی میں دیکھے۔ اُن عالم اور کتاب کا نام بتائیے؟

(ج) شاہ ولی اللہ دہلوی کے والد شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی رحمہما اللہ اور کتاب ”الدر الثمین ص ۸۔

س (۲۸۶)۔ درود و سلام بھیجنے کا حکم جس آیت میں ہے اس کا ترجمہ کنز الایمان سے بتائیے؟

(ج) ارشاد باری تعالیٰ ہے، ”یشک اللہ اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں اُس غیب بتانے والے پر، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔“ (الاحزاب: ۵۶)

س (۲۸۷)۔ اہلسنت کھڑے ہو کر درود و سلام کیوں پڑھتے ہیں؟

(ج) ہم آقا و مولیٰ ﷺ کے ذکر کی محبت و تعظیم کے اظہار کے طور پر کھڑے ہو کر درود و سلام پڑھتے ہیں۔ قرآن سے ثابت ہے کہ بعض فرشتے صفیں بنا کر کھڑے ہیں اور سب فرشتے درود بھیج رہے ہیں اسلیے یہ اُن فرشتوں کی سنت بھی ہے اور صحابہ کرام سے لیکر آج تک تمام مسلمان مواہب اقدس میں کھڑے ہو کر درود و سلام پیش کرتے آئے ہیں نیز یہ ائمہ دین و محدثین کا طریقہ بھی ہے۔

س (۲۸۸)۔ بعض فرشتے صفیں بنا کر کھڑے ہیں، اس کا ذکر کس سورت میں ہے؟

(ج) پارہ نمبر ۲۳ سورۃ الصلٰت آیت نمبر ۱۔

س (۲۸۹)۔ ”میں محفل میلاد میں کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں، میرا یہ عمل شاندار ہے۔“ یہ کس محدث کا کلام ہے؟ کتاب بھی بتائیے۔

(ج) امام المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ علیہ کا کلام۔ کتاب: ”اخبار الخیار“ صفحہ ۶۲۳۔

س (۲۹۰)۔ حضور ﷺ کے ذکر کے وقت قیام کی ابتدا کس محدث نے کی؟

(ج) امام تقی الدین سبکی رحمہ اللہ (م ۷۵۶ھ) کی محفل میں کسی نے یہ شعر پڑھا، ”یشک عزت و شرف والے لوگ آقا ﷺ کا ذکر سن کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔“ یہ سن کر امام سبکی اور تمام علماء و مشائخ کھڑے ہو گئے۔ اسوقت بہت سُرد اور سکون حاصل ہوا۔ (سیرت حلبیہ ج ۱ ص ۸۰)

س (۲۹۱)۔ ”مشرّب فقیر کا یہ ہے کہ محفل میلاد میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں۔“ یہ تحریر کس عالم

(ج) حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمة اللہ علیہ کتاب: ”فیصلہ ہفت مسئلہ“ صفحہ ۵

س (۲۹۲)۔ ”کیا تم صحابہ سے محبت و تعظیم میں زیادہ ہو کہ جو انہوں نے نہیں کیا وہ کرتے ہو“۔ اس اعتراض کا کیا جواب ہے؟

(ج) یہ اعتراض نہایت لغو ہے کیونکہ کئی امور ایسے ہیں جنہیں بعض صحابہ کرام یا تابعین یا تبع نے اختیار کیا، اس سے قبل وہ نیک کام کسی نے نہ کیے تھے مثلاً امام مالک رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ میں سواری پر سوار نہ ہوتے، حدیث بیان کرنے سے قبل غسل کرتے، عمامہ باندھتے، تخت کو خوشبو سے معطر کر کے حدیث بیان کرتے۔ کیا صحابہ میں ایسی کوئی مثال ہے؟ کیا ان کاموں کو بدعت یا حرام کہا جائے گا؟

س (۲۹۳)۔ اذان سے قبل درود و سلام کے جواز کے لیے قرآن کی آیت کون سی ہے؟

(ج) سورة الاحزاب کی آیت ۵۶ میں حکم ہے، ”ان پر درود اور خوب سلام بھیجو“۔ اس آیت میں کسی خاص وقت یا خاص حالت کا ذکر نہیں بلکہ یہ حکم مطلق ہے اس لیے شرعاً ممنوع مواقع کے علاوہ کسی بھی وقت درود و سلام کا پڑھنا اس حکم الہی کی تعمیل ہے۔

س (۲۹۴)۔ اذان کے ساتھ درود و سلام کے جواز کے لیے حدیث پیش کیجیے۔

(ج) فرمان نبوی ہے، جب تم اذان سنو تو اسی طرح کہو جیسے مؤذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو۔ (مسلم) اس حدیث میں درود پڑھنے کا حکم مطلق ہے خواہ آہستہ پڑھا جائے یا بلند آواز سے، نیز یہ حکم مؤذن اور سامعین دونوں کے لیے ہے۔

س (۲۹۵)۔ ابو داؤد شریف میں ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ صبح صادق کے وقت ایک بلند مکان پر چڑھ جاتے اور اذان سے قبل دعائیہ کلمات کہہ کر پھر اذان دیتے۔ وہ کلمات مع ترجمہ بتائیں۔

(ج) وہ کلمات یہ ہیں۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَحْمَدُکَ وَاسْتَغْنِیْکَ عَلٰی قُرَیْشٍ اَنْ یُّقِیْمُوْا دِیْنَکَ۔ ”اے اللہ! میں تیری حمد کرتا ہوں اور تجھ سے مدد چاہتا ہوں اس بات پر کہ قریش تیرے دین کو قائم کریں“۔

س (۲۹۶)۔ اس حدیث پاک سے کیا ثابت ہوتا ہے؟

(ج) ثابت ہوا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان سے قبل بلند آواز سے قریش کے لیے دعا پڑھتے تھے۔ درود و سلام بھی رحمت کی دعا ہے تو جب اذان سے قبل قریش کے لیے دعا جائز ہے تو قریش کے سردار، آقائے دو جہاں ﷺ کے لیے دعا کرنا کیونکر ناجائز ہوگا؟

س (۲۹۷)۔ اذان کے ساتھ درود و سلام کو کس متقی بادشاہ نے اپنے حکم کے ذریعے رائج کیا؟

(ج) سلطان ناصر صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ کے حکم سے ۷۸۱ھ میں اسکی ابتدا ہوئی۔

س (۲۹۸)۔ اذان کے ساتھ درود و سلام کن الفاظ سے پڑھا جاتا تھا؟ حوالہ بھی دیجیے۔

(ج) امام سخاوی نے لکھا ہے کہ مؤذن اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ پڑھتے تھے۔ (القول البدیع ص ۱۹۲)

س (۲۹۹)۔ جن محدثین نے اسے بدعت حسنہ قرار دیکر تعریف کی، ان میں سے تین محدثین کرام کے نام مع کتب بتائیے۔

(ج) امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ..... کشف الغمۃ، امام ابن حجر شافعی رحمۃ اللہ علیہ..... فتاویٰ کبریٰ، محدث علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ..... مرقاة شرح مشکوٰۃ۔

س (۳۰۰)۔ حضور ﷺ کا نام مبارک سکرانگوٹھے چومنا مستحب ہے، حدیث بتائیے۔

(ج) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اذان میں آپ کا نام سن کر اپنے انگوٹھوں کو (چوم کر) اپنی آنکھوں پر پھیرا اور کہا، قُرْءَةُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ یا رسول اللہ ﷺ آپ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ جب اذان ختم ہوئی تو حضور ﷺ نے فرمایا، اے ابو بکر! جو تمہاری طرح میرا نام سن کر انگوٹھے آنکھوں پر پھیرے اور جو تم نے کہا وہ کہے، اللہ تعالیٰ اسکے تمام نئے پرانے، ظاہر و باطن گناہ معاف فرمائے گا۔ (تفسیر روح البیان ج ۳ ص ۶۴۸)

س (۳۰۱)۔ انگوٹھے چومنے کے متعلق فقہاء کرام کا کیا فتویٰ ہے؟

(ج) فقہ کی مشہور کتاب رُؤُ الخُتار جلد اول صفحہ ۳۷۰ پر ہے، مستحب ہے کہ اذان میں پہلی بار شہادت سن کر ”صَلِّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ“ اور دوسری بار شہادت سن کر قُرْءَةُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کہے، پھر اپنے انگوٹھے چوم کر اپنی آنکھوں پر پھیرے اور یہ کہے، اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصْرِ تو حضور ﷺ اے اپنے ساتھ جنت میں لے جائیں گے۔

س (۳۰۲)۔ ”جب اس حدیث کا رفع حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تک ثابت ہے تو عمل کے لیے کافی ہے کیونکہ حضور ﷺ کا فرمان ہے، ”میں تم پر لازم کرتا ہوں اپنی سنت اور اپنے خلفائے راشدین کی سنت“۔ یہ کس محدث کا کلام ہے؟ حوالہ دیجیے۔

(ج) یہ اذان میں آقا کریم ﷺ کا نام اقدس سکرانگوٹھے چومنے کے جواز کے متعلق محدث علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ہے۔ (موضوعات کبیر ص ۶۴)

س (۳۰۳)۔ ”فضائل اعمال میں ضعیف حدیث بالا اجماع مقبول ہے“ اس اصول کے دو حوالے دیجیے؟

(ج) محدث علی قاری کی کتاب مرقاة اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی افیۃ الممعات۔ (جمہا اللہ)

(ج) قرآن کریم کی تلاوت، نعت خوانی، ذکر الہی اور تقسیم طعام و شیرینی پر مشتمل محفل جو عموماً کسی بھی دن اور خصوصاً چاند کی گیارہ تاریخ کو غوث اعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ایصالِ ثواب کے لیے منعقد ہوتی ہے اسے گیارہویں شریف کہتے ہیں۔ اس کی اصل ایصالِ ثواب ہے جو کہ قرآن و سنت سے ثابت ہے۔

س (۳۰۵)۔ گیارہویں شریف کے دسویں صدی ہجری میں مشہور ہونے کا ذکر کس محدث نے کیا ہے؟ انکی تحریر سنائیے۔

(ج) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، بیشک ہمارے شہروں میں سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی گیارہویں مشہور ہے۔ (ما ثبت من السیہ)

س (۳۰۶)۔ فاتحہ اور نذر و نیاز سے کیا مراد ہے؟

(ج) مسلمان کے انتقال کے بعد قرآن مجید کی تلاوت یا کلمہ شریف اور درود شریف کی قرات اور دوسرے اعمالِ صالحہ یا کھانے پکڑے وغیرہ صدقہ کرنے کا جو ثواب پہنچایا جاتا ہے، اسے عُرف میں فاتحہ کہتے ہیں کیونکہ اس میں سورہ فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔ اور اولیاء کرام کو جو ایصالِ ثواب کرتے ہیں اسے تعظیماً نذر و نیاز کہتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ)

س (۳۰۷)۔ کیا کھانے پینے کی اشیاء کی نسبت بندوں کی طرف کرنے سے وہ حرام ہو جاتی ہیں؟

(ج) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ کے ایصالِ ثواب کے لیے کنواں کھدوا کر فرمایا، ہذہ لَآمَ سَعْدُ۔ یہ کنواں سعد کی والدہ کے لیے ہے۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ) معلوم ہوا کہ کھانے پینے کی چیزوں کی نسبت کسی فوت شدہ شخص کی طرف کرنے سے وہ حرام نہیں ہوتیں ورنہ صحابی رسول ایسا نہ کرتے۔

س (۳۰۸)۔ کھانے پر فاتحہ پڑھنا کیسا ہے؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ فاتحہ پڑھنے سے کھانا حرام ہو جاتا ہے۔

(ج) قرآن تو بابرکت کلام ہے۔ اسکی تلاوت سے کھانے میں برکت ہوتی ہے لیکن گمراہ اسے حرام کہتے ہیں۔ کیا چاروں قُل اور سورہ فاتحہ پڑھنے سے کھانا حرام ہو جاتا ہے؟ ارشادِ باری تعالیٰ ہوا، ”توکھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا اگر تم اس کی آیتیں مانتے ہو“۔ (الانعام: ۱۱۸) حدیث پاک میں ہے کہ بسم اللہ پڑھنے سے شیطان اس کھانے کو حلال نہیں سمجھتا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ فاتحہ پڑھنے سے کھانے کو حرام سمجھنا اور اسے نہ کھانا کافروں اور شیطان کا طریقہ ہے۔

س (۳۰۹)۔ فاتحہ پڑھنے سے کھانا برکت والا ہو جاتا ہے۔ فقہاء کے اقوال بتائیے۔

(ج) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ اپنے فتاویٰ کی جلد اول صفحہ ۷ پر فرماتے ہیں، ”نیاز کا وہ کھانا جس کا ثواب امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما کو پہنچایا جائے اور اس پر فاتحہ، قل اور درود شریف پڑھا جائے تو وہ کھانا برکت والا ہو جاتا ہے اور اس کا کھانا بہت اچھا ہے۔“

اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، ”وہ کھانا جو حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیائے کرام رضی اللہ عنہم کی ارواحِ طیبہ کو نذر کیا جاتا ہے، جائز اور باعصِ برکت ہے۔ برکت والوں کی طرف جو چیز نسبت کی جاتی ہے انہیں برکت آ جاتی ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ)

س (۳۱۰)۔ کیا فاتحہ یا دعائے برکت کے لیے کھانے پینے کی اشیاء کا سامنے ہونا ضروری ہے؟

(ج) ضروری نہیں البتہ جائز اور بہتر ہے۔ حضور ﷺ نے جانور کی قربانی کر کے اسکے سامنے یہ دعا فرمائی، ”اے اللہ! اسے میری امت کی طرف سے قبول فرما“۔ (مسلم، ترمذی، ابوداؤد) کھانا سامنے رکھ کر کچھ پڑھنا اور دعائے برکت کرنا متعدد صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ غزوہ تبوک کے دن نبی کریم ﷺ نے کھانے پر برکت کی دعا فرمائی۔ (مسلم) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آقا و مولیٰ ﷺ نے کھانا سامنے رکھ کر کچھ پڑھا اور دعا فرمائی۔ (بخاری، مسلم)

س (۳۱۱)۔ کھانے پر فاتحہ دینے کا طریقہ بتادیجیے۔

(ج) پہلے چاروں قُل تلاوت کیے جائیں پھر سورہ فاتحہ تلاوت کی جائے، پھر سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات تلاوت کر کے درود شریف پڑھ کر یوں دعا مانگی جائے۔ ”اے اللہ! ان آیات اور اس طعام کو قبول فرما۔ ان عبادات کا ثواب ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ کی بارگاہ میں مرحمت فرما۔ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے میں تمام انبیاء کرام، صحابہ کرام، اہلبیت عظام، تابعین، اولیائے کاملین اور حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک جتنے مسلمان انتقال کر گئے یا موجود ہیں یا قیامت تک ہوں گے، سب کو اس کا ثواب پہنچا“۔ پھر جو چاہیں دعا مانگیں۔

س (۳۱۲)۔ حدیث شریف میں مُردوں کے لیے زندوں کا تحفہ کس چیز کو فرمایا گیا؟

(ج) حضور ﷺ نے فرمایا، مُردوں کے لیے زندوں کا تحفہ دعائے مغفرت ہے۔ (مشکوٰۃ)

س (۳۱۳)۔ مسلمان کسی کے انتقال کے بعد اسکے ایصالِ ثواب کے لیے جمعرات کو فاتحہ کرتے ہیں اسکی شرعی حیثیت کیا ہے؟

(ج) جب کوئی مسلمان وفات پاتا ہے تو اسے شروع کے دنوں میں ایصالِ ثواب کی زیادہ حاجت ہوتی ہے اسی لیے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، میت کے انتقال کے بعد سات روز تک صدقہ کیا جائے۔ جمعہ کی رات کو میت کی روح اپنے گھر آتی ہے اور دیکھتی ہے کہ اسکی طرف سے اسکے گھر والے صدقہ کرتے ہیں یا نہیں۔ (ایضہ الممعات) ہر جمعرات کو فاتحہ کرنے کی اصل یہی ہے۔

س (۳۱۴)۔ کسی مسلمان کے انتقال پر سوئم یا قل وغیرہ کیے جاتے ہیں اسکے متعلق شرعی حکم کیا ہے؟

(ج) قرآن مجید کی تلاوت اور خیرات وغیرہ کا سلسلہ تو میت کے انتقال کے وقت سے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ لیکن چونکہ شرعاً تعزیت کا وقت تین دن تک ہے اس لیے

تعزیت کے آخری دن لوگ زیادہ تعداد میں جمع ہو کر تلاوت قرآن اور کلمہ طیبہ پڑھ کر میت کو ایصالِ ثواب کرتے ہیں۔ دن کا تعین کرنے میں ایک مصلحت یہ بھی ہے کہ مقررہ تاریخ اور وقت پر لوگوں کو جمع ہونے میں آسانی ہوتی ہے اس طرح سب اجتماعی دعا میں شریک ہو جاتے ہیں لہذا سوئم چہلم وغیرہ جائز ہیں۔

س (۳۱۵)۔ بعض لوگ سوئم وغیرہ کو اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمہ اللہ کی ایجاد کہتے ہیں کیا ان سے قبل اسکا ذکر ملتا ہے؟

(ج) یہ سراسر الزام ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کے سوئم کے متعلق شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ اپنے ملفوظات میں صفحہ ۸۰ پر لکھتے ہیں، ”تیسرے دن لوگوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ شمار نہیں ہو سکتا۔ اکیاسی (۸۱) قرآن کریم تلاوت کیے گئے اور زیادہ بھی ہوئے ہونگے، کلمہ طیبہ کا تو اندازہ ہی نہیں۔“ معلوم ہوا کہ تیجہ اور چالیسواں وغیرہ مسلمانوں میں صدیوں سے رائج ہیں۔

(۳۱۶)۔ کیا اہلسنت کے نزدیک ایصالِ ثواب کے لیے تیسرے یا چالیسویں دن کو مخصوص کرنا شرعی طور پر ہے؟

(ج) ان دنوں کی تخصیص کو کوئی شرعی نہیں سمجھتا اور نہ ہی کوئی یہ کہتا ہے کہ بس اسی دن اور تاریخ کو ایصالِ ثواب کیا جائے تو پہنچے گا ورنہ نہیں۔ اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ رحمۃ الہی فرماتے ہیں، تیسرے دن کی خصوصیت بھی شرعی اور عرفی مصلحتوں کی بنا پر ہے۔ شریعت میں تو ثواب پہنچانا ہے، دوسرے دن ہو خواہ تیسرے دن، جب چاہیں ایصالِ ثواب کریں۔

س (۳۱۷)۔ سوئم کے کھانے کے متعلق اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ نے کن باتوں کو برائیاں کیا ہے؟

(ج) وہ فرماتے ہیں کہ میت کا کھانا صرف فقراء میں تقسیم کیا جائے، غنی لوگ اس میں سے نہ لیں۔ نیز اس میں شادی کے سے تکلف کرنا بیہودہ بات ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

س (۳۱۸)۔ کیا ایصالِ ثواب کرنے سے ثواب پہنچانے والے کے ثواب میں کمی ہو جاتی ہے؟

(ج) مالی و بدنی عبادات کا ثواب مردوں کو پہنچا دینے سے ایصالِ ثواب کرنے والے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ سب کو پورا پورا ثواب ملے گا اور اس ثواب پہنچانے والے کو ان سب کے مجموعہ کے برابر ثواب ملے گا۔ (فتاویٰ رضویہ)

س (۳۱۹)۔ اہلسنت مستحب کاموں کو بھی اہتمام سے کرتے ہیں اس پر دلیل کیا ہے؟

(ج) سورۃ الحدید کی آیت ۲۷ میں مذکور ہے کہ جن لوگوں نے رہبانیت کی نیکی کو نہ نباہا یعنی اس کی پابندی نہ کی انہوں نے برا کیا۔ پس نتیجہ یہ نکلا کہ مستحب کاموں کو پابندی سے کرنا رب تعالیٰ کو پسند ہے۔ آقا و مولیٰ ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے، ”اللہ تعالیٰ کو وہ عمل محبوب ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہو“۔ (بخاری، مسلم)

س (۳۲۰)۔ اولیاء کرام کے عرس میں کیا کرنا چاہیے؟

(ج) عرس مبارک میں تلاوت قرآن اور نعت خوانی کی جائے اور ان اولیاء کرام کے اوصاف اور تعلیمات لوگوں کے سامنے بیان کی جائیں۔ چونکہ عرس کا مقصد ایصالِ ثواب ہے اس لیے قرآن خوانی بھی کی جائے اور اہتمام ہو سکے تو شیرینی پر فاتحہ پڑھ کر زائرین میں تقسیم کر دیں۔

س (۳۲۱)۔ قبر کو پختہ کرنا کیسا ہے؟

(ج) قبر کا اندرونی حصہ پختہ نہ ہوا البتہ اوپر کا حصہ پختہ کر دیں تو حرج نہیں۔ (احکام شریعت)

س (۳۲۲)۔ قبر کی اونچائی کتنی ہونی چاہیے؟

(ج) عام مسلمانوں کی قبروں کا ایک بالشت یا اس سے کچھ زائد اونچا کرنا مسنون ہے جبکہ مزارات کے ارد گرد چوتراہ اونچا کر کے اس پر تعویذ ایک ہاتھ کے برابر اونچا کرنا جائز ہے۔ (مزارات اولیاء اور توسل ص ۱۰۸)

س (۳۲۳)۔ مزارات پر چادر ڈالنا اور عمارت بنانا کیسا ہے؟

(ج) اولیاء کرام اور صالحین کے مزارات پر عمارت بنانا اور ان پر غلاف و عمامہ اور چادر ڈالنا جائز ہے جبکہ اس سے یہ مقصود ہو کہ عوام کی نگاہ میں ان بزرگانِ دین کی عظمت ظاہر ہو اور لوگ ان کو حقیر نہ سمجھیں۔ مزار پر صرف ایک چادر کافی ہے، زائد چادریں صدقہ کرنا بہتر ہے۔

س (۳۲۴)۔ قبروں پر پھول ڈالنا کیسا ہے؟

(ج) ہر مومن کی قبر پر پھول ڈالنا جائز و مستحب ہے۔ رسول کریم ﷺ نے کھجور کی سبز شاخ چیر کر دو قبروں پر گاڑ دی اور فرمایا، جب تک یہ تر رہیں گی، انکے عذاب میں کمی رہے گی۔ (بخاری) جو عمل گناہگار کے عذاب میں کمی کا باعث ہے وہ نیکوں کے درجات کی بلندی کا ذریعہ ہے۔ اس لیے مزارات پر پھول ڈالنا بھی جائز ہے۔

س (۳۲۵)۔ قبر پر اگر بتی یا چراغ جلانا کیسا ہے؟

(ج) اگر بتی یا چراغ قبر کے اوپر رکھ کر ہرگز نہ جلائیں کہ قبر کے قریب آگ رکھنا اچھا نہیں البتہ قبر سے ذرا ہٹ کر خالی زمین پر رکھیں تو حرج نہیں جبکہ وہاں کوئی ذکر یا زائر ہو۔ اولیاء کی تعظیم کے لیے مزارات کے پاس روشنی کرنا جائز ہے البتہ وہاں بجلی کی روشنی کا مناسب انتظام ہونے کے باوجود چراغ جلانا اسراف و نا جائز ہے۔

س (۳۲۶)۔ مزار کا طواف، اسکا سجدہ اور اسے بوسہ دینا کیسا ہے؟

(ج) مزار کا طواف تعظیمی ناجائز ہے۔ مزار کو سجدہ عبادت کفر و شرک اور سجدہ تعظیمی حرام ہے۔ مزار کو بوسہ نہیں دینا چاہیے۔ بعض علماء نے اسے جائز کہا ہے مگر بچتا بہتر ہے۔ (مزارات اولیاء اور توسل ص ۱۱۸)

س (۳۲۷)۔ مزار پر حاضری کے بعد اٹنے پاؤں آنا کیسا ہے؟

(ج) ہاتھ باندھے اٹنے پاؤں آنا ایک طرزِ ادب ہے اور جس ادب سے شرع نے منع نہ فرمایا اس میں حرج نہیں۔ ہاں اگر اپنی یاد دوسروں کی ایذا کا اندیشہ ہو تو اس سے احتراز کیا جائے۔ (فتاویٰ رضویہ)

س (۳۲۸)۔ کسی ولی کے مزار پر نذر و نیاز دینے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

(ج) نذرِ حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جبکہ نذرِ مجازی یہ ہے کہ کوئی شے بطور ہدیہ و نذرانہ کسی ولی کے ایصالِ ثواب کے لیے اسکے مزار پر صدقہ کی جائے اور اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو۔ مثلاً یہ نذر ماننا کہ میرا فلاں کام ہو گیا تو میں داتا دربار پر کھانا تقسیم کروں گا یا گیارہویں شریف کروں گا، یہ بلاشبہ جائز و مستحب ہے۔ (مزاراتِ اولیاء ص ۱۲۰)

س (۳۲۹)۔ ”میری قبر کو عید نہ بناؤ“۔ بعض لوگ اس حدیث سے مزارات پر اجتماع کے ناجائز ہونے پر استدلال کرتے ہیں۔ اس کا کیا جواب ہے؟

(ج) حاجی امداد اللہ مہاجر کی لکھتے ہیں، ”اس کا صحیح معنی یہ ہے کہ قبر پر میلہ لگانا اور خوشیاں اور زینت و آرائشی و دھوم دھام کا اہتمام کرنا یہ ممنوع ہے اور یہ معنی قطعاً نہیں کہ کسی قبر پر جمع ہونا منع ہے ورنہ روضہ اقدس کی زیارت کے لیے قافلوں کا جانا بھی منع ہوتا“۔ (ایضاً ص ۱۲۵)

س (۳۳۰)۔ کسی ولی کے مزار پر دعا مانگنے کا کیا طریقہ ہے؟

(ج) پہلے فاتحہ پڑھ کر اس ولی کی روح کو ثواب پہنچائے پھر جو جائز شرعی حاجت ہو اسکے لیے یوں دعا کرے، ”اللہ! اس نیک بندے کی برکت سے میری یہ حاجت پوری فرما۔ یا اس ولی کو پکارے کہ اے اللہ کے ولی! میرے لیے شفاعت کیجیے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ وہ میرے مقصد کو پورا فرمائے“۔ (مزاراتِ اولیاء اور توسل ص ۱۷۰)

باب پنجم: اکابرینِ اہلسنت

س (۳۳۱)۔ ائمہ اربعہ سے کون سے امام مراد ہیں؟

(ج) امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت، امام مالک بن انس، امام محمد بن اور لیس شافعی، امام احمد بن حنبل۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

س (۳۳۲)۔ امام اعظم کی فضیلت میں نبی کریم ﷺ کی دو حدیثیں سنائیے۔

(ج) حدیث نبوی ہے، ”قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر دین و ایمان آسمان کے ساتھ بھی معلق ہو تو قارس کا ایک شخص اسے حاصل کر لے گا“۔ (بخاری، مسلم) علامہ سیوطی فرماتے ہیں، یہ حدیث امام اعظم کی فضیلت کی دلیل ہے۔

دوسرا ارشاد نبوی ہے، ”ایک سو پچاس ہجری میں دنیا کی زینت کو اٹھا لیا جائے گا“۔ شمس الائمہ امام کردی فرماتے ہیں، یہ حدیث امام اعظم رحمہ اللہ کی شان میں ہے کیونکہ آپ ہی کا وصال ۱۵۰ھ میں ہوا۔ (الخیرات الحسان صفحہ ۵۳)

س (۳۳۳)۔ گیارہویں صدی ہجری کے اس مجدد کا نام بتائیے جو محفلِ میلاد منعقد کرتے، اکیمیں کھڑے ہو کر سلام پڑھتے اور غوثِ پاک کی گیارہویں شریف کرتے تھے؟

(ج) امام المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ علیہ (۹۵۸ھ تا ۱۰۵۲ھ)

س (۳۳۴)۔ چند محدثین کرام کے نام بتائیے جو محافلِ میلادِ النبی ﷺ مناتے تھے اور انہوں نے اس پر تحریری کام بھی کیا۔

(ج) امام ابن ہبوزی (و: ۵۹۷ھ) کتاب: المسیلاؤ النبی امام ابن حجر شافعی (و: ۸۵۲ھ) کتاب: فتاویٰ حدیثیہ امام جلال الدین سیوطی (و: ۹۱۱ھ) کتاب: حسن المقصد فی عمل المولود امام قسطلانی (و: ۹۲۳ھ) کتاب: مواہب الدنیہ۔ رحمہ اللہ علیہم اجمعین

س (۳۳۵)۔ آقا و مولیٰ ﷺ کی شان و عظمت اور کمالات پر جن اکابر محدثین نے کتب لکھیں، ان میں سے پانچ کے نام بتائیں۔

(ج) قاضی عیاض مالکی کی ”کتاب الشفاء“، امام قسطلانی کی ”مواہب الدنیہ“، امام سیوطی کی ”خصائص کبریٰ“، شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی ”مدارج النبوۃ“ اور اعلیٰ حضرت محدث بریلوی کی ”الامن والعلی“ اور ”الدولۃ المکیہ“۔ رحمہ اللہ علیہم اجمعین

س (۳۳۶)۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہ اللہ علیہ کے چند علمی کارنامے بتائیے۔

(ج) آپ سچے عاشقِ رسول، عالم و فقیہ اور چودھویں صدی ہجری کے مجدد تھے۔ آپ ۵۵ علوم و فنون کے ماہر تھے اور آپ نے ایک ہزار سے زائد کتب تصنیف کیں۔ بارہ ضخیم جلدوں پر مشتمل فقہ حنفی کا انسائیکلو پیڈیا ”فتاویٰ رضویہ“ آپ کا عظیم کارنامہ ہے۔ آپ نے عشقِ رسول ﷺ سے لبریز ترجمہ قرآن بھی کیا اور نعتوں کی صورت میں دینی مسائل و نکات بیان فرمائے۔

س (۳۳۷)۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کو مجدد کا لقب کب اور کس نے دیا؟

(ج) ۱۹۰۰ء میں پنڈت (بھارت) میں علماء و مشائخ کے عظیم الشان اجتماع میں انہیں ”مجدد“ کا لقب دیا گیا۔ عرب کے علماء شیخ سید اسماعیل بن خلیل (حرم مکہ) اور شیخ موسیٰ علی شامی ازہری نے بھی آپ کو مجدد کا لقب دیا۔

س (۳۳۸)۔ اعلیٰ حضرت کی تاریخ پیدائش اور تاریخ وصال بتائیے۔

(ج) پیدائش: ۱۰ شوال ۱۲۷۲ھ ۱۲ جون ۱۸۵۶ء - وصال: ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ ۱۲ اکتوبر ۱۹۲۱ء

س (۳۳۹)۔ اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ قرآن کا نام اور اسکے معنی بتائیے۔

(ج) کنز الایمان یعنی ایمان کا خزانہ۔

س (۳۴۰)۔ اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نعتیہ دیوان کا نام کیا ہے؟ نیز آپ کے مقبول عام سلام کا ایک شعر سنائیے۔

(ج) آپ کے نعتیہ دیوان کا نام حدائق بخشش ہے۔

ہم غریبوں کے آقا پہ بیحد درود ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

س (۳۴۱)۔ اعلیٰ حضرت اور ان کے خلفاء کی اصلاح عقائد کی کوششوں کا دوسرے فرقوں پر کیا اثر پڑا؟

(ج) اول: جو حضور ﷺ کے خصائص و کمالات کے منکر ہیں، وہ اب بعض کمالات بیان کر لیتے ہیں۔ دوم: جو عشق رسول ﷺ کا ذکر پسند نہیں کرتے اب محبت مصطفیٰ ﷺ کی باتیں کرنے لگے ہیں۔ سوم: جو میلاد النبی ﷺ کو بدعت و حرام کہتے ہیں اب سیرۃ النبی کے نام سے مجالس منعقد کرتے ہیں۔ چہارم: جو پیری مریدی اور اولیاء کرام

کے عرس کے مخالف ہیں اب خود پیری مریدی کرتے ہیں اور سالانہ اجتماع کے نام سے اپنے اکابر کی برسی مناتے ہیں۔ پنجم: جو ایصال ثواب اور قرآن خوانی کو بدعت کہتے

ہیں اب وہ خود قرآن خوانی کرنے لگے ہیں۔

س (۳۴۲)۔ اعلیٰ حضرت نے کن بری بدعات کے خلاف تحریری و تقریری جہاد کیا؟

(ج) داڑھی منڈانا، طریقت کو شریعت سے الگ سمجھنا، عورتوں کا زیارت قبور کے لیے جانا، پیروں کے سامنے عورتوں کا بے پردہ آنا، کفار و مشرکین سے مشابہت کرنا،

تعزیہ بنانا اور دیکھنا، سینہ کو بی اور ماتم کی مجلس میں جانا، قبر کو سجدہ یا اسکا طواف کرنا، آلات موسیقی کے ساتھ قوالی سننا، میت کے گھر کھانا پینا، قرآن خوانی اور وعظ پر اجرت

مانگنا، قبروں کے درمیان جوتی پہن کر چلنا، لڑکی والوں سے جہیز مانگنا وغیرہ۔

س (۳۴۳)۔ اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے چند شاگردوں کے نام اور انکی ایک ایک کتاب کا نام بھی بتائیے۔

(ج) صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی قادری مصنف بہار شریعت..... صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی صاحب تفسیر خزائن العرفان..... مفتی اعظم مولانا

مصطفیٰ رضا خاں قادری مصنف فتاویٰ مصطفویہ..... مبلغ اسلام مولانا عبد العظیم صدیقی مصنف بہار شباب۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

س (۳۴۴)۔ قیام پاکستان کے لیے آل انڈیا سنی کانفرنس کا اجلاس بنارس میں کب اور کس کی صدارت میں ہوا؟

(ج) یہ کانفرنس ۲۷ تا ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء کو پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کی صدارت میں ہوئی۔

س (۳۴۵)۔ اس کانفرنس میں کون سے اکابر شریک تھے اور شرکاء کتنے تھے؟

(ج) انہیں مذکورہ بالا چار شاگردوں اور صدر اجلاس کے علاوہ مفتی برہان الحق جبل پوری، محدث کچھوچھوی، علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری، مولانا عبدالحامد بدایونی،

خواجہ قمر الدین سیالوی، پیر صاحب بھرچوٹھی شریف، پیر صاحب مانگی شریف، دیوان سید آل رسول اجمیر شریف وغیرہ پانچ ہزار علماء و مشائخ نے شرکت کی اور ڈیڑھ لاکھ

عوام اہلسنت شریک ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

س (۳۴۶)۔ تحریک پاکستان میں جن علماء و مشائخ نے اہم کردار ادا کیا ان میں سے چند کے نام بتائیں۔

(ج) مولانا عبدالحامد بدایونی، مولانا عبد العظیم صدیقی، علامہ سید ابوالحسنات قادری، علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری، مفتی محمد عمر نعیمی، علامہ غلام معین الدین نعیمی، علامہ سید احمد

سعید کاظمی، علامہ عبدالغفور ہزاروی، مولانا شاہ عارف اللہ قادری، خواجہ قمر الدین سیالوی، پیر غلام محی الدین عرف بابو جی (گولڑہ شریف)، مولانا عبدالستار خاں نیازی

وغیرہ۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

س (۳۴۷)۔ قیام پاکستان کے بعد اہلسنت کی دینی راہنمائی میں جن علماء نے نمایاں کردار ادا کیا ان میں سے چند کے نام بتائیں۔

(ج) (مذکورہ بالا ناموں کے علاوہ) پیر سید مہر علی شاہ (گولڑہ شریف)، محدث اعظم مولانا سردار احمد قادری (فیصل آباد)، مفتی محمد وقار الدین قادری (کراچی)، علامہ

قاری محمد مصلح الدین صدیقی (کراچی)، مفتی محمد حسین نعیمی (لاہور)، صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ (آلومہار شریف)، علامہ مولانا محمد عمر چھروی (لاہور) وغیرہ۔ رحمۃ اللہ

علیہم اجمعین

س (۳۴۸)۔ پاکستان کے سنی علماء نے جو کتب تصنیف کیں، ان میں سے چند نام بتائیں۔

(ج) علامہ سید ابوالحسنات قادری (تفسیر الحسنات)، مفتی احمد یار خاں نعیمی (جاء الحق، مرآۃ شرح مشکوٰۃ)، مفتی خلیل احمد خاں برکاتی (سُنی بہشتی زیور، ہمارا اسلام)، علامہ

سید احمد سعید کاظمی (البيان، مقالات کاظمی)، پیر محمد کرم شاہ ازہری (تفسیر ضیاء القرآن، ضیاء النبی)، علامہ سید محمود احمد رضوی (فیوض الباری شرح بخاری، دین مصطفیٰ)،

رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

علامہ محمد اشرف سیالوی (جلال الصدور، تحفہ حسینہ)، علامہ محمد شرف قادری (البریلویہ کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، عقائد و نظریات)، علامہ عبدالرزاق بھٹہ الوی (تذکرۃ الانبیاء،

س (۳۳۹)۔ کتب احادیث کے تراجم کے حوالے سے کن علماء نے نمایاں کام کیا ہے؟

(ج) علامہ مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہاں پوری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری، سنن ابن ماجہ، سنن ابوداؤد اور مشکوٰۃ شریف کے تراجم کیے جبکہ علامہ مولانا محمد صدیق ہزاروی مدغلہ نے جامع ترمذی، طحاوی شریف اور ریاض الصالحین کے تراجم کا شرف حاصل کیا۔

س (۳۵۰)۔ پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری البھیلانی دامت برکاتہم العالیہ کی چند اہم کتب کے نام بتائیے۔

(ج) تصوف و طریقت، جمال مصطفیٰ ﷺ، خواتین اور دینی مسائل، ضیاء الحدیث، مزارات اولیاء اور توسل، فلاح دارین (تفسیر سورۃ العصر)، تفسیر سورۃ فاتحہ، دعوت و تنظیم، امام اعظم رضی اللہ عنہ۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَآلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلْوَةٌ وَسَلَامٌ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ.

